اے جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۲۸ | آگیا موعود عیسے مہدی آخر زمان

قیمت از معاونین | قیمت از غربا و طلبا | گورنمنٹ

۵ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ علے صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۹ اپریل ۱۹۰۸ء

جلد | نمبر ۱۴ | افریقہ

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالے کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالے کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اسپر تا وقت مرگ قایم رہیگا اور اس عقد ...

نفرہ ہیں ان ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جا می بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خداست

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست ... ... للعہ
عام قیمت پیشگی ... ... للعہ
مابعد ... ... للعہ
فی پرچہ ۱ر

جو صاحب تاریخ اجرار سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے۔ ان سے بحساب مابعد لی جاویگی۔ جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ورنہ بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی۔ علیحدہ رسید نہ دیجاویگی۔ البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں ان کو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین صاحب عمر پروپرائیٹر کے نام ہونی چاہیئے۔ مینجر۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ ۳ بار۔ آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

یأتون من کل فج عمیق

آج مورخہ ۷۔ اپریل ۱۹۰۸ء کو مدینۃ المسیح میں دو انگریز اور ایک لیڈی ۹½ بجے کے قریب آئے ان میں سے ایک بڈھا جس کے بشرہ سے جہاندیدہ ہونا معلوم ہوتا تھا رشکاگو (امریکہ) کا رہنے والا تھا۔ اس کا نام مسٹر جارج ٹرنر اور لیڈی کا نام مس بورڈون تھا اور تیسرا سکاچ میں لاہور کا مسٹر بانسٹر تھا۔ مقبرہ بہشتی کے دفتر میں مفتی محمد صادق صاحب نے انکو ریسیو کیا اور پہلے مختلف امور پر دوستانہ گفتگو ہوتی رہی۔ چونکہ اکثر اصحاب نے میڈم کے ساتھ شیک ہینڈ (مصافحہ) نہ کیا بلکہ غض بصر بھی۔ اسلئے اسے حیرت ہوئی تو مفتی صاحب نے یہ بتلا کر کہ یہ ہمارے مذہبی احکام سے ہے۔ اسکی حیرت کو دور کر دیا۔

اطلاع ہونے پر حضرت مسیح موعود تشریف لائے مکرمی علی احمد صاحب ایم۔ اے ڈپٹی مجسٹریٹ اور مخدومی مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر ترجمان بنے۔ صاحب پوچھا۔ کہ آپ نے ڈوئی کو چیلنج دیا تھا کیا یہ صحیح ہے فرمایا صحیح ہے۔ صاحب کس بات پر چیلنج دیا گیا تھا۔

حضور وہ کہتا تھا۔ کہ میں نبی ہوں اور اپنی نبوت کی بنا ر پر ظاہر کرتا تھا کہ مسیح خدا کا بیٹا تھا۔ یوں تو عام عیسائی بھی اس کے قائل ہیں۔ مگر وہ چونکہ خدا کی طرف سے کہلا کر بطور اس کے پیغامبر کے یہ ظاہر کرتا تھا اسلئے ہمیں ناگوار معلوم ہوا۔ کہ یہ بڑا بھاری افترا ہے۔ منقولات کی بنا ر پر کوئی جو کچھ اعتقاد رکھے اس سے تو چشم پوشی ہو سکتی ہے مگر یہ خدا کیطرف سے مدعی ہو کر بیان کرنا فتنہ کی راہ تھا جس کا روکنا ہمارا فرض تھا۔ صاحب ڈاکٹر ڈوئی نے جھوٹا دعوے کیا تھا ہم مانتے ہیں کہ اسے ناکامی ہوئی۔ وہ ہلاک ہو گیا۔ اس کے پیرو متفرق ہو گئے مگر انجیل میں لکھا ہے کہ آخر زمانے میں جھوٹے نبی اٹھیں گے بس ہم یہ پوچھنے کی جرأت کرتے ہیں کہ آپکے صادق نبی ہونے کی کیا دلیل ہے۔ حضور بے شک جھوٹے نبی ہوتے تھے۔ مگر کیا اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ سب جھوٹے ہی چلے جاویں گے۔ اور ان میں کوئی بھی سچا نہ ہوگا۔ صاحب۔ نہیں ایک کا سچا ہونا تو ضرور ہے مسیح نے مردوں کو زندہ کیا چنانچہ تاریخی شہادت موجود ہے اور اس کے بعد کسی نے مردے کو زندہ نہ کیا پس ثابت ہوا کہ وہی مسیح ہی ایک خدا تھا۔ کیونکہ یہ طاقت کسی اور میں نہیں کیا آپ میں یہ طاقت ہے۔ حضور فرمایا کہ ہم اس بات کو عقلاً نقلاً کسی صورت میں نہیں مان سکتے کہ مسیح نے کوئی حقیقی مردہ زندہ کیا ہو۔ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ رسول کریم نے مردوں کو زندہ کیا تھا مگر اس کے اور معنے ہیں۔ بالفرض ہم مان بھی لیں تو بھی یہ امر مسیح کی خدائی کی دلیل نہیں ہو سکتا کیونکہ مسیح سے پہلے اور نبیوں نے بھی آپ لوگوں کے عقیدہ کے مطابق مردے زندہ کئے۔ چنانچہ ایلیا نے ایسا کیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے عصا کا سانپ بنایا۔ اور یہ معجزہ مردے کے زندہ کرنے سے بڑھکر تھا۔ کیونکہ مردہ میں تو پھر کچھ استعداد زندہ ہونے کی ہوتی ہے اور ایک نباتی شئے کو زندگی کے ساتھ کیا تعلق پھر توریت میں لکھا ہے کہ ایک نبی کی ہڈیوں کو چھونے سے مردے زندہ ہوئے۔ سو اگر یہ باتیں کسی کے خدا ہونیکی دلیل ہو سکتی ہیں۔ تو موسیٰ، ایلیا، یسعیاہ بطریق اولیٰ خدا ہونگے یاد رکھو کہ نبیوں میں دوسرے انسانوں سے مابہ الامتیاز ضرور ہوتا ہے مگر خدا کسی کی مرضی کا تابع نہیں بلکہ جو معجزہ وقت کے مناسب حال ہو وہ اسے دیا جاتا ہے۔ صاحب بیشک مسیح سے پہلے جو نبی آئے ان کو خدا ایسی طاقتیں دیتا رہا مگر مسیح خود خدا تھا وہ شروع سے خدا تھا اور اب تک داہنے ہاتھ پر بیٹھا ہے۔ حضور یہ ایک دعویٰ پر دعویٰ ہے۔ دعوے کے ساتھ کوئی ثبوت چاہیئے ہم انہیں خدا نہیں مانتے۔ صرف اس حد تک مانتے ہیں کہ وہ خدا کے نبی تھے۔ اور یوں ہر ایک کا اختیار ہے کہ جو چاہے اعتقاد رکھے آپ مسیح میں کسی ایسی طاقت کا ثبوت دیں جو پہلوں میں نہ تھی۔ تا کہ اس کا خدا ہونا ثابت ہو۔ اگر وہ فی الواقع مردوں کو زندہ کرتے تھے تو ان کے متبعین سے کوئی ایسی بات ہمارے مقابل پر دکھائی مگر ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ ایسا کوئی ہرگز نہ کر سکیگا۔ بخلاف اس کے ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متبعین ایسے نشانوں کے دکھانے کو حاضر ہیں جو اس مبارک وجود کے ذریعہ دنیا پر ظاہر ہوئے انسان بوجہ انسان ہونے کے صرف اس حد تک ترقی کر سکتا ہے جو اس کی انسانیت کے شایان ہو۔ خدا نہیں ہو سکتا۔ مسیح بھی ایک انسان تھا۔ پس اس سے ایسی صفتیں کیوں منسوب کی جاویں جو اس میں نہیں ہو سکتیں۔ صاحب آپ اپنے نبی ہونے کا ثبوت دیں۔ حضور ہمارے نبی ہونے کے وہی نشانات ہیں۔ جو توریت میں مذکور ہیں میں کوئی نیا نبی نہیں پہلے بھی کئی نبی گذرے ہیں جنہیں تم لوگ سچے مانتے ہو پس ان کو راستباز ماننے کے جو نشان تم قرار دیتے ہو ہمیں بتاؤ تا ہم اپنے میں وہ بیان کر سکیں کیونکہ ممکن ہے ہمارے بیان کردہ نشانوں کو تم نبوت کی صداقت کے نشان نہ مانتے ہو اور اس طرح بات لمبی ہو جائیگی۔ صاحب آپ خود ہی بیان کیجیے حضور۔ ہمارے ہاتھ پر اتنے نشان ظاہر ہوئے ہیں کہ ان کو گننا بھی مشکل ہے اور بنی اسرائیل میں تو ایسے نبی ہوئے ہیں۔ جنھوں نے صرف ایک ہی نشان دکھایا۔ اچھا سنو۔ خدا کے نبی دشمنوں کے مقابل پر ہمیشہ فتحیاب ہوتے ہیں اس کیلئے صرف ڈوئی جھوٹے نبی کی نظیر کافی ہے جسکو آپ خود تسلیم کرتے ہیں جب اس نے خدا کیطرف سے ہونیکا دعویٰ کیا اور میرا بھی یہی دعوے تھا اور اس کی تعلیم میری تعلیم سے بالکل جدا تھی وہ خدا کی ایک عاجز مخلوق کو خدا ٹھہراتا تو میں نے دعا کی کہ اے خدا اگر میں تیری طرف سے ہوں تو اسے میری آنکھوں کے سامنے ہلاک کر چنانچہ ایسا ہی ہوا پھر دوسرا نشان یہ ہے کہ آپ لوگ خود میری صداقت کا نشان ہیں چھبیس ۲۶ برس پہلے جبکہ اس گاؤں میں میں ایک غیر مشہور انسان تھا۔ اور کوئی ذریعہ اشاعت و شہرت کا نہ رکھتا تھا۔ خدا نے میری زبان پر ظاہر کیا۔ کہ یأتون من کل فج عمیق۔ دور دور کی راہوں سے لوگ تیرے پاس چل کر آئیں گے۔ اب دیکھو آپ لوگوں کو اس پیشگوئی کا کوئی علم نہیں اور پھر بھی آپ اسے پورا کرنیوالے ٹھہرے شاید اگر آپ کو معلوم ہوتا تو ... ... اس کے پورا کرنے میں تامل کرتے مگر خدا کو جو کچھ کرانا منظور تھا وہ کرا دیا۔ امریکہ سے دور کونسا ملک ہو سکتا ہے جہاں سے چل کر لوگ میرے پاس آتے اور پھر ایسی جگہ جہاں کوئی بھی دلچسپی کا سامان نہیں اگر غور کرو تو یہ بات مردہ زندہ کرنے سے بڑھ کر ہے۔ مردے زندہ کرنا تو ایک قصہ کہانی ہو گئے اور یہ کل کی بات ہے۔ پیشگوئی پہلے شائع ہو چکی ہے اور اس کی صداقت آپنے اپنی آنکھوں سے دیکھ لی۔ حضور۔ ہم تو اس بات کو پیش کر رہے ہیں جو تمام نبی اپنی صداقت میں پیش کرتے رہے یعنی پیشگوئی اور اس وقت میں جبکہ ظاہری سامان کے لحاظ سے اس کا پورا ہونا ناممکن نظر آتا ہو اور پھر دیکھو کہ اس پر تباہی آئی اس وقت شروع ہوئی جب ہمارے مقابل میں آیا اس سے پہلے وہ ہر طرح مامون و محفوظ اور زور دن پر تھا۔ پھر ایسا ہی دوسری پیشگوئی لوگوں کے دور دور سے آنے کے متعلق بھی ایسی ہے۔ (مفتی صاحب کے لڑکے عبد السلام کو پیش کر کے) جیسے یہ لڑکا کہدے کہ میں ۷۰ سال کی عمر پاؤنگا اور ایسے ایسے مراتب تک پہنچونگا۔

(باقی دیکھیے صفحہ ۱۵ کالم ۳)

المفتی

۱۳۶ زندگی کا بیمہ کرانا منع ہے

ایک دوست کا ایک خط حضرت کی خدمت میں پیش ہوا جسمین لکھا تھا۔

بحضور جناب مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام

مارچ سنہ ۱۹۰۰ء مین مین نے اپنی زندگی کا بیمہ واسطے دو ہزار روپیہ کے کرایا تھا۔ شرائط یہ تہین کہ اس تاریخ سے تا مرگ مین ۔۔ سالانہ بطور چندہ کے ادا کرتا رہون گا۔ تب دو ہزار روپیہ بعد مرگ کے میرے وارثان کو ملیگا اور زندگی مین یہ روپیہ لینے کا حقدار نہ ہون گا۔ اب تک مین نے تقریباً مبلغ چھ سو روپیہ کے بیمہ کرنے والی کمپنی کو دیدیا ہے اب اگر مین اس بیمہ کو توڑ دون تو بموجب شرائط اس کمپنی کے صرف تیسرے حصہ کا حقدار ہون یعنے دو صد روپیہ ملیگا اور باقی چار صد روپیہ ضائع جائیگا۔ مگر چونکہ مین نے آپ کے ہاتھ پر اس شرط کی بیعت کی ہوئی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھون گا اس واسطے بعد اس مسئلہ کے معلوم ہو جانے کے مین ایسی حرکت کا مرتکب ہونا نہین چاہتا۔ جو خدا اور اوس کے رسول کے احکام کے برخلاف ہو اور آپ حکم اور عدل ہین۔ اس واسطے نہائت عجز سے ملتجی ہون کہ جیسا مناسب حکم ہو صادر فرمایا جاوے تاکہ اوس کی تعمیل کی جاوے۔

اس کے جواب مین حضرت نے فرمایا۔ کہ زندگی کا بیمہ جس طرح رائج ہے اور سنا جاتا ہے اوس کے جواز کی ہم کوئی صورت بظاہر نہین دیکھتے۔ کیونکہ یہ ایک قماربازی ہے۔ اگرچہ وہ بہت سا روپیہ خرچ کر چکے ہین لیکن اگر وہ جاری رکہین گے تو یہ روپیہ اون سے اور بہی زیادہ گناہ کرائیگا۔ اون کو چاہیئے۔ کہ آئندہ زندگی گناہ سے بچنے کے واسطے اس کو ترک کر دیوین۔ اور جتنا روپیہ اب مل سکتا ہے۔ وہ واپس لے لین۔

(امید ہے کہ میرے مکرم دوست گذشتہ روپیہ کو اس طرح چھوڑ دین گے۔ جس طرح صحابہ نے حرمت شراب کا حکم سن کر شراب کے مٹکے جن پر سینکڑون روپے خرچ ہو چکے ہون گے۔ گلیون مین گرا دئے تھے۔ ایڈیٹر)

قبولیت دعا

ایک صاحب نے حضرت کی خدمت مین لکھا کہ میرے واسطے آپ ایسی دعا کرین۔ جو ضرور قبول ہو۔ اور اس اور اوس معاملہ مین ہو حضرت نے فرمایا۔ اس کو جواب لکھدین کہ خدا تعالی کی یہ عادت نہین کہ ہر ایک دعا قبول کرے۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسا کبھی نہین ہوا۔ ہان مقبولون کی دعائین بہ نسبت دوسرون کے بہت قبول ہوتی ہین۔ خدا کے معاملہ مین کسی کا زور نہین۔

اشاعت سلسلہ احمدیہ

اب تک سلسلہ احمدیہ کی دیگر ممالک کیا خود ہندوستان مین بہی اشاعت کیواسطے کوئی ایسا باقاعدہ انتظام نہین کہ واعظین مقرر کئے گئے ہون اور وہ جگہ بجگہ پہرتے ہون اور مخلوق الہی کو اس سلسلہ کے حالات سے آگاہ کرتے ہون باوجود اس کے ہم دیکھتے ہین کہ نہ صرف ہند مین بلکہ ہندوستان کے باہر بہی سلسلہ احمدیہ کی تعداد دن بدن بڑہتی جاتی اور کثرت سے ایسے خطوط آنے شروع ہوئے ہین جو کہ ہر جگہ کوئی نہ کوئی ذریعہ خدا ہی کیطرف سے ایسا پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ لوگ سلسلہ احمدیہ کی طرف متوجہ ہونے لگ جاتے ہین۔ اس کا اصل سبب یہ ہے۔ کہ جب کوئی مامور خدا کیطرف سے آتا ہے تو اوس کے ساتھ آسمان سے فرشتے نازل ہوتے ہین۔ جو سب سے اول اوس کے انصار ہوتے ہین اور وہ ہر جگہ مستعد دلون کو اس پاک سلسلہ مین داخل ہونے کے واسطے تحریک اور ترغیب دیتے ہین۔ مثال کے طور پر ہم دو خط پیش کرتے ہین جن مین سے ایک صحرا واقعہ ملک ایران سے آیا ہے اور ایک جزیرہ لنکا سے آیا ہے۔ صحرا والے صاحب اردو نہین جانتے اس واسطے ناظرین اون کی عبارت کیطرف خیال نہ کرین بلکہ نفس مطلب کیطرف توجہ کرین۔

ایران

شیخ غازی الدین یوسف صاحب لکھتے ہین۔

بحضور جناب مسیح موعود و مہدی معہود حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوۃ والسلام۔

خاکسار۔ غلام۔ کمترین شیخ غازی الدین بعد آداب و تسلیمات کے عرض کرتا ہون کہ جناب محمد صادق صاحب کیطرف سے کتابین وغیرہ پہونچین۔ جناب محمد صادق صاحب سے اور بہی کچھ خواہش کتابون کی کرتا ہون۔ آپ جناب نے میرے خواب کی تعبیر لکہی۔ بندہ از حد خوش ہوا خداوند عالم کا شکر بجا لایا۔ خالق نے مجھ سے ناچیز انسان کو وہ نعمت سے سرفراز کیا مین کس زبان سے اس عالم الغیب کی تعریف لکھون اس رزاق کی توصیف بیان کرون۔ خیر۔ دیگر عرض کرتا ہون کہ مین نے اس محمرہ مین جو عربستان مین ہے و ایران کے تابع حکم وزیر ہے درمیان آپ جناب لوگون کے ظہور ہونے کے بابت تقریر شروع کی۔ یہان تمام شیعہ ہین۔ اہل سنت ہم فقط پانچ چھ ہین جو نوکری و حصے کے سبب سے بسے ہین۔ ہم تمام کراچی بمبئی کے رہنے والے ہین۔ مین نے شیعہ لوگون مین و میرے احمد دین صاحب نے تقریرین کرنی اختیار کی ہین۔ تمام محمرہ مین آپ کا چرچا ہو رہا ہے۔ لوگ ایک بات قبول کر جاتے ہین تو دوسرے انکار کرتے ہین تیسرے قبول کرنے مین تو چوتھے انکار کر جاتے ہین۔ چند مشہور و عالم شیعون نے ہم سے آپ کی کتاب جو فی الحال ہمارے پاس حقیقۃ الوحی ہے۔ دیکھنے مانگی تہی۔ لیکن وہ اردو ہے۔ اون کو کچھ فائدہ نہین ہوتا۔ شکر اوس کارساز کا کہ مین نے پیشتر خواہش کی ہوئی چند کتابین عربی اشتہار و اردو اشتہار اس میل مین مجھے آ پہونچے مین اس عربی آپکے اشتہارات کو ان عالم شیعہ مین جو وعدہ اپنی سچائی کا کرتے ہین۔ تقسیم کین۔ پھر شکر خداوند عالم کا کہ ان لوگون کو آپ کی خبر پہونچی اور یہان کے علماء آپ ڈہونڈنے ٹٹولنے مین مشغول ہوئے۔ چند علماء کا خیال ہے کہ آپ سے خط وکتابت کرین اور لوگون نے مجھے عرب عجم مین بھی کہا کہ جناب مرزا صاحب سے خط وکتابت کرین گے اور نشان اور کرامت۔ غیب دان وغیرہ کے بارے مین سوال کرین گے۔ مین کہا بسم اللہ شروع کریگا اور اگر وہ لوگ چاہین۔ تو سال کا خرچ مجھ پہ رکھا جائے۔ دیکھین خداوند عالم اون کو کیا ہدائیت دیتا ہے بے شک آپ سچ کہتے ہو۔ کہ دجال کی خبر ہم کو خبر آنے کی کی تہی۔ سو تمام آپ نے کارروائی کر لی۔ باقی اب اون کی کارروائی مین کچھ نہ رہا۔

اب جناب سے دوسری عرض کرتا ہون۔ کہ مین شب و روز فکر مین ہون کہ خداوند عالم مجھے جلد قادیان مین لاکر آپ کی زیارت نصیب کرے آپ سے خواہش کرتا ہون۔ کہ آپ میرے لئے دعا فرماوین کہ خداوند عالم میری روزی و رزق مین ترقی دیوے

اور میری حالت کو کشادہ کرے۔ میری اور میری اولاد میری آل کو خداوند کریم کسی کا محتاج نہ کرے۔ ہمیں ایمان بخشے۔ اور ہمکو ہر دم و ہر پل نیک ہدایت دیوے اور مرتے دم کلمہ نصیب کرے اور شیطان کے پھندے و چنگل سے بچاوے۔ اور دل میں ہم لوگوں کے نہائت شوق و اُمید ہے۔ کہ خداوند ہم کو اتنا ہی دیوے کہ ہم حج اور ہمارے رسول مقبول ہمارے آخرت کے وسیلہ ہمارے دین کے جو بے شک سچا پاک و صاف دین ہے بنا کرنیوالے جن پر ہمارے جان و دل صدبار فدا ہے وہ خاتم النبیین کی زیارت کروا دے۔ ہماری اندھی آنکھوں کو روشن فرماویں۔ ہم اس کعبہ کی زیارت فرماویں۔ جسکی بنا جناب ابوالانبیاء ابراہیم علیہ السلام والبرکات سے ہوئی ہے اوس کو جا کر بوسہ دیویں اور ہماری تمنا نہیں اور دوسرے دل کی مراد نہیں۔ آداب قدمبوس شیخ غازی الدین محمد یوسف

جزیرہ لنکا

جزیرہ لنکا سے منشی حیدر خان صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب اقدس

پس از تقدیم مراتب تسلیم عرض خدمت اینکہ فدوی اس ملک سیلون یعنے لنکا میں قریب عرصہ ایک سال سے وارد ہوں چنانچہ حال میں یہاں کے ایک مقام کنڈی شہر جانے کا اتفاق ہوا تھا۔ اثنائے گفتگو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے حالات سے وہاں چند مسلمان کچھ کچھ دریافت کرتے رہے۔ حتے کہ وہاں کے ایک مشہور خیاط محمد اکبر نامی کو جو اس شہر میں اے۔ ایس۔ ایم۔ فوٹ .. .. .. کہلاتے ہیں۔ اون کو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں بذریعہ بیعت تحریری اک جناب داخل کرا دیا ہے۔ اب وہ صاحب بفضلہ تعالےٰ وہاں معزز مسلمانوں میں ہمیشہ حضور کے متعلق سے ذکر خیر کیا کرتے ہیں۔ مگر عرض خدمت یہ ہے۔ کہ اس مشہور کلمبو میں ایک مسلمانوں کا انجمن مندرجہ بالا نام سے مشہور ہے۔ جس کے جملہ افراد منتخب معزز تجارت پیشہ مسلمان ہیں۔ جس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ہمیشہ ذکر خیر ہوا کرتا ہے۔ اس انجمن کے جملہ افراد قریب ۲۰۰ سو آدمیوں کے ہیں بلکہ زیادہ ہوں گے۔ یہ اس ملک کے اعلیٰ درجہ کے اقبال مند لوگ ہیں۔ جنہیں تعلیم و تادیب کا چرچا بہت ہے۔ مذہبی معاملات میں تحقیق حق کا جوش ہے اس زمرہ کے سر برآوردہ اصحاب جو کہ فدوی سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے حالات تحقیق کرتے ہیں۔ آج بصد صدق دلی ملتجی ہیں کہ اون کے نام سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل فرمائیے اور اون کی بیعت بالفعل تحریری ہی قبول فرمائی جاوے۔ اور اس شرف اور امتیاز کی سرسری طور پر اون کو اطلاع دیجائے۔ حتے کہ ان کی مشورت اور کوشش ہے۔ کہ بہت جلد یہ لوگ بذاتِ خود حضور کی خدمت فیضدرجت میں حاضر ہو کر شرف ملازمت یاریابی سے مشرف ہوں گے۔ مگر اس ملک میں مسلمان اردو تحریر اور تقریر سے بالکل نابلد ہیں زبان تامل بولی جاتی ہے۔ فدوی اون کو بذریعہ انگریزی زبان کے سلسلہ عالیہ کے حالات سے کچھ تفہیم کرتا ہے اور پرچہ ریویو آف ریلیجز .. .. سے کچھ مطالب لکھاتے ہیں۔ طرفہ یہ ہے کہ اس انجمن کے اکثر افراد انگریزی جانتے ہیں۔ اون کی معلومات انگریزی یا عربی جو پرچات مطبوعہ عالیہ یہاں کہیں کبھی کبھی اون کو دستیاب ہوتے ہیں ان کے ذریعہ حضور انور کے سلسلہ عالیہ کے حالات معلوم کر لیتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ ہمیشہ اس انجمن کو انگریزی پرچات جو کچھ حضور کے مشن میں شائع ہوا کرتے ہیں بھیجے جائیں اس انجمن کے پریسیڈنٹ عبد العزیز اور مولوی یوسف بن اسمٰعیل سکرٹری ہیں۔ جن کے ذریعہ ایک پرچہ اخبار انگریزی شائع ہوتا ہے۔ جس میں سلسلہ عالیہ کا ذکر ہوا کرتا ہے چنانچہ وہ بھی ہمیشہ حضور کی خدمت میں پہونچے گا۔

یہاں فہرست اسماء بیعت کنندگان دی گئی ہے

اور اس واضعہ بیعت کی اطلاع پریسیڈنٹ عبد العزیز صاحب کی ذریعہ اور اصحابہ کر لے۔ اور اون کے بارہ میں دعا مانگی جاوے۔ اور فدوی خادم قدیم سلسلہ عالیہ احمدیہ منشی محمد حیدر خان۔ کلمبو سیلون

کس صدی میں مسیح کا انتظار تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناکسان را پیر کامل کاملان را راہ نما

جناب مہدی مسعود صاحب قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بندہ کو عرصہ سے شوق تھا کہ مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کے حال سے آگاہ ہوے تو جہاں تک حنفیہ مذہب کی کتب سے ثابت ہوتا رہا ہے یہ تھا کہ تیرہویں صدی کے اخیر میں نازل ہوں گے جیسا کہ انواع میں درج ہے۔

اوپر ایک ہزار گذرے تین سو سال
حضرت عیسیٰ آوسی کرسی عدل کمال

لیکن ہم کو تلاش پر قرآن مجید سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کی بابت کافی ثبوت مل گیا ہے۔ ا توفی کے لفظ نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کو ظاہر کیا اور یہی لفظ حضرت عیسےٰ پر وارد ہے۔

۲۔ ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔ اور ایسا ہی ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔

اب قرآن شریف سے صفائی ہوئی۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ رہنے کی بابت جس کا ایمان کلام الٰہی پر ہے ہرگز بھی شک نہیں رکھتا۔ اب باقی رہا امام مہدی علیہ السلام کا ذکر۔ سو حنفیہ مذہب کی کتابوں سے یوں ثابت ہے۔ کہ امام مہدی کا ظہور نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پیشتر ہے۔ جس کے ظہور ہونے کیوقت کی شہادت نجات المومنین سے ملتی ہے اور آسمانی شہادت ہے یعنی

تیرہویں میں ستیویں سورج گرہن ہوسی اس سالے
اندر ماہ رمضان ایہ لکھیا اک روایت والے

اور باقی تمام اور بھی حدیثہا سے جہاں تک پیشگوئیاں ملتی ہیں۔ تیرہ سو سال تک کی ملتی ہیں۔ کسی شخص نے ایسی ہمت نہیں کی کہ تیرہ کی جگہ پندرہ یا سولہ سو بنا لیویں۔ عجب حیرانگی کی بات ہے کہ اس زور اور قوت لگانے سے جو فتوی کفر .. منجانب اللہ کے دعوے والے پر لگا یا گیا ہے۔ نہائت آسان تھا۔ جو ذرا سے قلم ہلانے سے ہو سکتا ہے۔ تیرہ کی جگہ پندرہ یا سولہ سو بنا کر چپ کر رہتے اور اپنے ہمنشین مسلمانوں کو سنا دیتے۔ کہ دیکھو ابھی مہدی کے ظہور میں دو تین سو سال باقی ہے اور وہ بچاری آجکل کے مسلمان جو کبھی پر کبھی مارتے ہیں۔ جن کو شنا تک نہیں آتا ضرور مان لیتے۔ شاید یہ بات خیال میں نہ آئی ہو۔

طریقہ تو آسان تھا۔ جس صورت میں ہماری مذہبی کتابوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مہدی معہود کے ظہور کا وقت تیرہ سو سال سے بڑھکر نہیں ہو سکتا بلکہ اندریا تینک کے نقطہ سے ظاہر ہے۔ تو پھر ہٹ دہرمی کرنی مناسب نہیں بلکہ وقت مقررہ پر جس نے دعوے من جانب اللہ کیا واجب ہے اوس پر ایمان لانا اور پھر ایسے وقت پر کہ دارومدار ایمان کی تمام چیزیں شہادت دے رہی ہیں۔ کہ اب وہ وقت ٹھیک ہے۔ ہم تو اس آیت کریمہ کے مصداق ہیں اور خدا پر چھوڑتے ہیں۔ ان یقول ربی اللہ وقد جاءکم بالبینات من ربکم وان یک کاذباً فعلیہ کذبہ و ان یک صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم۔ برائے مہربانی بندہ کا نام بیعت شدوں میں درج فرمایا جاوے زیادہ حد آداب۔ والسلام

خاکسار فضل احمد ولد محمد بخش احمدی متصل جیل گجرات

بہ بذل مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود میشود ناصر اگر ہمت شود پیدا

اپیل

بخدمت جملہ احمدی ہاسپٹل اسسٹنٹ صاحبان

بزرگان و برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بوجہ بعد مسافت مجھے ۱۳ فروری کا بدر کل ۲ مارچ کو ملا اور مکرمی مخدومی مولوی محمد علی صاحب کا مضمون دربارہ چندہ عمارت سکول پڑھا۔ اگرچہ اس اپیل کے شائع ہونے تک عرصہ قریباً دو ماہ کا گذر جاویگا اور بہت سے سابقون بالخیرات نے چندہ مطلوبہ ادا کر دیا ہوگا۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ یہ تحریک انشاء اللہ بہت سے ہم پیشہ احباب کے واسطے موجب ترغیب کار خیر ہوگی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

برادران! مخدومی مولوی صاحب نے جو ضرورت عمارت بیان فرمائی ہے وہ بالکل بجا ہے اور نہ میری لیاقت ہی اس قدر ہے اور نہ میں اس کی کوئی ضرورت سمجھتا ہوں کہ میں مولوی صاحب موصوف کے مضمون کے شائع ہونے کے بعد کوئی لمبی چوڑی عبارت لکھکر آپ کو متوجہ کروں۔ کیونکہ جو قوم دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا وعدہ کر چکی ہو۔ اس کو ان فرمودہ بزرگوں کے احکام کی بجا آوری میں سعادت ہونی چاہیئے۔ اور راون کو ان انکار سے فارغ البال ہوکر کسی امر اہم اور ضروری امور دین میں متوجہ ہونے دینا چاہیئے۔ اور نیز میرا اپیل ایسے احباب کی خدمت میں ہے۔ جو کہ بغیر تنگی اور تکلیف کے ایسی دینی ضرورتوں کے وقت سب سے آگے بڑھکر لبیک کہہ سکتے ہیں۔ مولوی صاحب نے تو ماہواری آمدنی کا تیسرا حصہ سب کے واسطے لکھا ہے۔ مگر میں آپ کی خدمت میں اس شریف اور نافع الناس پیشہ یعنے

میڈیکل پروفیشن کی عزت کا

واسطہ دیکر اپیل کرتا ہوں۔ کہ لا تنسوا الفضل بینکم کو یاد کرکے ہمیں پوری پوری تنخواہ یعنے ماہوار آمدنی بڑی خوشی سے دیدینی چاہیئے۔ کیونکہ یہ کوئی بڑا مطالبہ نہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی خدمات کو جب دیکھا جاتا ہے۔ تو ان کے مقابلہ پر ہماری دینی خدمات ہمارا جوش اشاعت اسلام۔ ہمارا تقویٰ و طہارت پرِ پشہ کے برابر بھی نظر نہیں آتا۔ بلکہ شرم آتی ہے۔ کہ ہم مصداق تو نہیں۔ آیت کریمہ و آخرین منہم لما یلحقوبہم کے اور عملی طور پر ایسے نفس پرست ثابت ہوں۔ کہ ایک ماہ کی آمدنی بھی خوشی سے نہ دے سکیں۔ میرا تو یقین ہے۔ کہ ہمارے پیشہ ور بھائیوں میں ایسا کوئی نہیں ہوگا اور اس موقعہ پر دیگر احباب سلسلہ احمدیہ کو پتہ لگ جاوے گا کہ جیسا کثرت تعداد میں ڈاکٹر احمدی زیادہ ہیں۔ ویسے ہی خدمات دین میں بھی وہ بڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ میں تو ایک غریب سا آدمی ہوں اور ابھی ملازم ہوا ہوں۔ اور پردیس میں پڑا ہوں۔ مگر مجھے معلوم ہے۔ کہ بہت سے ذی عزت۔ ذی ثروۃ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ پر جان نثار کرنے والے ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب اور سید عبد الستار شاہ صاحب جیسے ہاسپٹل اسسٹنٹ پنجاب۔ ہندوستان۔ افریقہ اور برما میں موجود ہیں۔ اسلئے میں نہایت ادب سے گذارش کرتا ہوں۔ کہ وہ ضرور بضرور کم سے کم ایک ایک ماہ کی آمدنی (تنخواہ نہیں) اس عمارت فنڈ میں مرحمت فرماویں۔ اور میں اس جگہ خاص کر اپنے شفیق و مشفق دوستان مفتی حسن علی صاحب بابو محمد دین صاحب نوشہرہ چھاونی۔ قاضی عبد الکریم صاحب بابو محمد یوسف صاحب پسر مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی کو توجہ دلاتا ہوں۔ کیونکہ وہ میرے کلاس فیلو رہ چکے ہیں اور ان پر میرا خاص حق ہے اور امید ہے کہ وہ میری اس اپیل کو رد نہیں فرماوینگے۔ میں اب اپیل کو زیادہ طول نہیں دینا چاہتا اور بسم اللہ کرکے اپنی ناچیز اور حقیر جیسی رقم یعنے مبلغ پچھتر روپے کو جو کہ میری تنخواہ بمع ایلاؤنس ہے۔ مولوی صاحب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں اور دیگر احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ بھی فوراً جون سے پہلے پہلے مولوی صاحب کو اپنے اپنے چندہ سے اطلاع دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ربنا تقبل منا۔ انک انت السمیع العلیم۔ وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم وآلہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ فقط والسلام

آپکا ناچیز دوست اور مسیح موعود کا ایک ناکارہ غلام غلام دستگیر احمدی۔ ہاسپٹل اسسٹنٹ انگ پا اوٹ پوسٹ۔ ڈاکخانہ کمائین ضلع میچینا برما۔

محررہ یکم صفر المظفر ۱۳۲۶ ہجری۔

ایک ضروری اور مفید عرض

نحمدہ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

بعد درزی احمدی بھائیوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس بات کے لکھنے کی تو چنداں ضرورت نہیں کہ جب کوئی شخص اس سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہے تو اکثر اس کو برادری کی طرف سے طرح طرح کے مشکلات پیش آتے ہیں۔ اس لئے اگر کم سے کم ضلع لاہور اور ضلع گوجرانوالہ اور سیالکوٹ اور گجرات کے درزی بھائی اپنے اپنے شہروں اور گاؤں کی احمدی باشندوں کا مفصل حال لکھکر دار الامان میں بھیجدیں اور ایک جگہ بدر میں چھپ جائے۔ تو بہت سی آسانیاں ہو جاوینگی۔ مثل ناطہ وغیرہ جو ایک اشد مشکل احمدی جماعت میں ہو رہی ہے۔ از انجملہ یہ بھی کوئی چھوٹی سی بات نہیں کہ آپس میں دینی اور دنیاوی بھائیوں کی ملاقات کا راستہ کھل جائیگا۔

زیادہ السلام علیکم

قمر الدین بقلم خود سکنہ اکبر ارابان ضلع سیالکوٹ
میراں بخش درزی سکنہ گوجرانوالہ بقلم خود

غلام رسول درزی سکنہ گجرانوالہ
اسمٰعیل ساکن موضع ترگڑی ضلع گوجرانوالہ
فضل کریم درزی سکنہ گوجرانوالہ
کرم الدین درزی " "
کریم بخش درزی " "
فضل الدین درزی " "
غلام قادر درزی " "

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(سوال)

امتحان قبر میں کون پاس ہوگا احمدی یا غیر احمدی

(جواب)

احمدی ہی اس امتحان میں پاس ہوگا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ واوحی الی انکم تفتنون فی القبور قریبا من فتنۃ الدجال فاما المومن او المسلم لا ادری ایّ ذلک قالت اسماء فیقول محمد جاءنا بالبینات فاجبنا و امنا فیقال نم صالحاً علمنا انک موقن (بخاری کتاب الاعتصام) وحی کردہ شد بسوئے من کہ بہ تحقیق مبتلا کردہ مے شود در قبر ہا نزدیک از ابتلائے دجال چنانکہ اشارت بآں کردہ اما مومن یا مسلم نے دانم کدام ازین گفتہ است اسماء بردو قتیکہ پرسند منکر ونکیر کہ کیست پیغمبر شما پس مے گویند محمدؐ است آمد مارا بدلائل ومعجزات پس اجابت کردیم وایمان آوردیم پس گفتہ شود خواب کن در حالیکہ نیکو کاری دانستیم کہ بہ تحقیق تو مومن موقن ہستی (تیسیر القاری) اس حدیث پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دجال کا فتنہ یہی ہوگا کہ وہ ان دلائل اور معجزات کی تردید میں کوشش کریگا جن سے آنجناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت ثابت ہوتی ہے چنانچہ آجکل یہ فتنہ اپنے زوروں پر ہے۔ اور پادریوں کی طرف سے طرح طرح کے پیرایوں میں حضور سرور کائنات وفخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک پر حملے ہورہے ہیں مگر افسوس کہ مسلمانوں میں بہت ہی کم لوگ اس فتنہ سے محفوظ ہیں۔ بہر بات میں اس دجالی گروہ کے ساتھ ہوکر اپنے پیغمبرؐ کی بے عزتی کررہے ہیں۔ اگر کہا جاوے کہ مسیح بھی دوسرے نبیوں کی طرح فوت ہوگیا نہ اس نے کوئی پرند پیدا کیا نہ کسی حقیقی مردہ کو زندہ کیا اور نہ مس شیطان سے پاک ہوئے ہیں اور نہ اسے کوئی خصوصیت ہے بلکہ دوسرے انبیاء بھی اسی طرح مس شیطان سے پاک ہیں اور نہ ہی مسیح کا دنیا میں دوبارہ نبی یا امتی ہوکر آنا ٹھیک ہے تو جھٹ ہمارے بھولے بھائی کافر کہنے کو تیار ہوجاتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ ایسی باتوں کا ماننا اپنے مونہہ سے حضرت عیسیٰ کو خدا بنانا ہے پس جس شخص کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وحی پر ایمان ہے کہ اوحی الی انکم تفتنون فی القبور قریباً من فتنۃ الدجال۔ اور وہ چاہتا ہے کہ قبر میں ملائکہ کی طرف سے اسکو "انک موقن" کا سارٹیفکٹ عطا ہو اُسے چاہیئے کہ احمدی سکول میں داخل ہوکر محمد جاءنا بالبینات فاجبنا وامنا کا سبق بخوبی یاد کرے ورنہ ملائکہ کے سوال پر اوسے کہنا پڑیگا۔ لا ادری سمعت الناس یقولون شیئاً فقلتہ۔ آج دنیا میں احمدی ہی ایک ایسا فرقہ ہے جس نے دلائل اور براہین کے ساتھ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو ثابت کر دکھایا اور اسی فرقہ کے بانی علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ نے اس راز کو کھولا کہ دجال پر فتح پانا اور اس کے فتنے سے بچے رہنا حجت و برہان سے ہوگا نہ سیف وسنان سے جیسا کہ حدیث مسلم ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم سے ظاہر ہے یہ وحی الٰہی جسکا ذکر حدیث میں ہے اور جو سورج گرہن کے وقت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اوس نے ہمارے زمانہ کے مسلمانوں کو جو کسوف خسوف کا نشان دیکھ چکے ہیں دجال کے فتنہ سے بخوبی آگاہ کردیا اور سمجھا دیا کہ دلائل وبینات پر غور کرکے جناب سرورِ انبیاء افضل الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لاؤ تاکہ یہ دلائل تمہیں دجالی فتنہ کیوقت کام آویں کیونکہ جس طرح فتنہ قبر کیوقت جو قریب فتنہ دجال کے ہے یہ جواب کہ محمد جاءنا بالبینات فاجبنا وآمنا۔ نجات کا موجب ہے اسی طرح یہ جواب فتنہ دجال کیوقت بھی اس کے شر سے بچانیوالا ہے لہٰذا ہمارے مسلمان بھائیوں کو چاہیئے کہ اس عقل اور امن کے زمانہ میں وہ دلائل اور براہین کے ساتھ اپنے مذہب کی حفاظت کریں۔ قصے کہانیوں یا تلوار کے ساتھ اپنے مذہب کی حفاظت نہ کریں قصے کہانیوں یا تلوار کے ساتھ وہ اسلام کو پھیلا نہیں سکتے۔ مبارک وہ جو امام الوقت کے ساتھ ہوکر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور شان کو بڑھا رہے ہیں۔ یہی لوگ دنیا قبر آخرت میں کامیاب ہوں گے اللہ تعالیٰ دوسرے مسلمانوں کو بھی اس پاک گروہ میں شامل فرماوے آمین

کرمداد احمدی ددوالمیال

حضرت عیسیٰ آسمان سے کیوں نازل ہونگے

پہلے تو ہمنے ... ہوا تھا۔ کہ حضرت عیسےٰ محض دجال کے قتل کرنے کے لئے آسمان سے نازل ہوں گے اور میرا خیال تھا کہ قائلین حیات مسیح کے نزدیک ان کے اترنے میں سوائے اسکے اور کوئی حکمت نہیں لیکن آج شیخ ... شرح بخاری میں حدیث والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یہ خیال ٹھیک نہیں کیونکہ شرح حدیث میں لکھا ہے حکمت در نزول عیسیٰ علیہ السلام نہ غیر دے از انبیاء رد بر یہود است کہ میگفتند کہ زعم میکردند کہ کشتند و بردار کشیدہ اند او را یا برائے نزدیک بودن اجل او دفن کردہ شود در زمین زیرا چہ سزد مریح آفریدہ خاک را اینکہ بمیرد در غیر خاک۔ لو صاحب اب تو فیصلہ ہوگیا۔ ہمارے عیسیٰ پرست مسلمانوں کو بڑا ناز اور فخر تو اسی بات پر تھا کہ ہمارے تمام کتابوں میں بالاتفاق ہی لکھا ہے۔ کہ امت محمدیہ میں نہ کوئی ایسا پیدا ہوا اور نہ ہو سکتا ہے۔ کہ دجال کو قتل کرسکے یہ تو ایک ہی شخص کا کام ہے۔ جو فی الحال آسمان پر بیٹھا ہے سو ان بیچاروں کو یہ خوشی بھی نصیب نہ ہوئی۔ اس قول نے (جو ایک معتبر کتاب سے نقل کیا گیا ہے) ثابت کردیا کہ حضرت عیسےٰ کو جنگ دجال سے کیا واسطہ اور تعلق۔ وہ تو یہودیوں کو شرمندہ کرنے کے لئے کہ دیکھو میں زندہ تھا اتریں گے اگرچہ عیسائیوں کو تو خوشی ہوگی کہ ہمارے اعتقاد کے موافق مسیح زندہ آسمان پر گیا اور زندہ رہا اور زندہ ہی اترا۔ اس لئے وہ خدا ہے اور یا زمین میں دفن کرنے کے لئے اتارے جاویں گے احمدیوں کا یہ کہنا کہ خاکی جسم آسمان میں نہیں رہ سکتا آخر صحیح نکلا۔ پس موجب اس قول کے حضرت عیسیٰ کے رفع جسم سے یہی فائدہ ہوا کہ ناحق فرشتوں کو ایک لاش کے اٹھانے اور اتارنے کی تکلیف دیگئی یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ جہاں آسمان میں اتنی مدت تک کھانے پینے وغیرہ حوائج کا بندوبست ہوتا رہا وہاں دو ہاتھ قبر کے واسطے جگہ نہ تھی کوئی عیسےٰ پرست ہمیں سوچکر بتاوے۔ جب کسی آفریدہ از خاک کو غیر خاک میں مرنا لائق نہیں تو غیر خاک میں زندہ رہنا کب مناسب ہے منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم ... فیہا تحیون وفیہا تموتون ومنہا تخرجون۔

کرم داد از ددوالمیال

غلام رسول درزی سکنہ گجرانوالہ
اسمٰعیل ساکن موضع ترگری ضلع گوجرانوالہ
فضل کریم درزی سکنہ گوجرانوالہ
کرم الدین درزی " "
کریم بخش درزی " "
فضل الدین درزی " "
غلام قادر درزی " "

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(سوال)

امتحان قبر مین کون پاس ہوگا احمدی یا غیر احمدی

(جواب)

احمدی ہی اس امتحان مین پاس ہوگا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ داوحی

الی انکم تفتنون فی القبور قریبا من فتنۃ الدجال فاما المومن او لمسلم لا ادری ایّ ذلک قالت اسماء فیقول محمد جاءنا بالبینات فاجبنا و امنا فیقال نم صالحا علمنا انک موقن (بخاری کتاب الاعتصام) وحی کردہ شد بسوئے من کہ بہ تحقیق مبتلا کردہ مے شود در قبرہا نزدیک از ابتلائے دجال چنانکہ اشارت باآں کردہ اما مومن یا مسلم نے دانم کدام ازین گفتہ است اسماء در وقتیکہ مے پرسند منکر و نکیر کہ کیست پیغمبر شما پس مے گویند محمدؐ است آمد مارا بدلائل و معجزات پس اجابت کردیم و ایمان آوردیم پس گفتہ شود خواب کن در حالیکہ نیکوکاری دانستیم کہ بہ تحقیق تو مومن موقن ہستی (تیسیر القاری) اس حدیث پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دجال کا فتنہ یہی ہوگا کہ وہ ان دلائل و معجزات کی تردید مین کوشش کریگا۔ جن سے آنجناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت ثابت ہوتی ہے چنانچہ آجکل یہ فتنہ اپنے زوروں پر ہے۔ اور پادریوں کی طرف سے طرح طرح کے پیرایوں مین حضور سرور کائنات و فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک پر حملے ہورہے ہین مگر افسوس کہ مسلمانون مین بہت ہی کم لوگ اس فتنہ سے محفوظ ہین۔ ہر بات مین اس دجالی گروہ کے ساتھ ہوکر اپنے پیغمبرؐ کی بے عزتی کررہے ہین۔ اگر کہا جاوے کہ مسیح بھی دوسرے نبیون کی طرح فوت ہوگیا نہ اس نے کوئی پرند پیدا کیا نہ کسی حقیقی مُردہ کو زندہ کیا اور نہ مس شیطان سے پاک ہونے مین اوسے کوئی خصوصیت ہے بلکہ دوسرے انبیاء بھی اس کی طرح مس شیطان سے پاک ہین اور نہ ہی مسیح کا دنیا مین دوبارہ نبی یا اُمتی ہوکر آنا ٹھیک ہے تو جھٹ ہمارے بھولے بھائی کافر کہنے کو تیار ہوجاتے ہین اور نہین سمجھتے کہ ایسی باتون کا ماننا اپنے موہنہ سے حضرت عیسیٰ کو خدا بنانا ہے پس جس شخص کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وحی پر ایمان ہے کہ اوحی الی انکم تفتنون فی القبور قریباً من فتنۃ الدجال۔ اور وہ چاہتا ہے کہ قبر مین ملائکہ کی طرف سے اوسکو " انک موقن " کا سارٹیفکیٹ عطا ہو اُسے چاہیئے کہ احمدی سکول مین داخل ہوکر محمد جاءنا بالبینات فاجبنا وامنا کا سبق بخوبی یاد کرے ورنہ ملائکہ کے سوال پر اوسے کہنا پڑیگا - لا ادری سمعت الناس یقولون شیئاً فقلتہ آج دنیا مین احمدی ہی ایک ایسا فرقہ ہے جس نے دلائل اور براہین کے ساتھ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو ثابت کر دکھایا اور اسی فرقہ کے بانی علیہ الصلوۃ والتحیۃ نے اس راز کو کھولا کہ دجال پر فتح پانا اور اس کے فتنے سے بچے رہنا حجت و براہین سے ہوگا نہ سیف و سنان سے جیسا کہ حدیث مسلم ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم سے ظاہر ہے یہ وحی آلہی جسکا ذکر حدیث مین ہے اور جو سورج گرہن کے وقت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اوس نے ہمارے زمانہ کے مسلمانون کو جو کسوف خسوف کا نشان دیکھ چکے ہین دجال کے فتنہ سے بخوبی آگاہ کردیا اور سمجھا دیا کہ دلائل و بینات پر غور کرکے جناب رسولخدا افضل الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لاؤ تاکہ یہ دلائل تمہین دجالی فتنہ کیوقت کام آدین کیونکہ جس طرح فتنہ قبر کیوقت جو قریب فتنہ دجال کے ہے یہ جواب کہ محمد جاءنا بالبینات فاجبنا و آمنا۔ نجات کا موجب ہے اسی طرح یہ جواب فتنہ دجال کیوقت ہی اس کے شر سے بچانیوالا ہے لہذا ہمارے مسلمان بھائیون کو چاہیئے۔ کہ اس عقل اور امن کے زمانہ مین وہ دلائل اور براہین کے ساتھ اپنے مذہب کی حفاظت کرین۔ قصے کہانیون یا تلوار کے ساتھ اپنے مذہب کی حفاظت نکرین قصے کہانیون یا تلوار کے ساتھ وہ اسلام کو پھیلا نہین سکتے نہ مبارک وہ جو امام الوقت کے ساتھ ہوکر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور شان کو بڑہا رہے ہین۔ یہی لوگ دنیا۔ قبر۔ آخرت مین کامیاب ہون گے اللہ دوسرے مسلمانون کو بھی اس پاک گروہ مین شامل فرماوے آمین

کرمداد احمدی دوالمیال

حضرت عیسیٰ آسمان سے کیون نازل ہونگے

پہلے تو مجھے ... ہوا تھا۔ کہ عیسےٰ محض دجال کے قتل کرنے کے لیئے آسمان سے نازل ہون گے اور میرا خیال تھا کہ قائلین حیات مسیح کے نزدیک کے اترنے مین سوائے اسکے اور کوئی حکمت نہین لیکن آج شیخ ... شرح بخاری مین حدیث والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یہ خیال ٹھیک نہین کیونکہ شرح حدیث مین لکھا ہے حکمت در نزول عیسےٰ علیہ السلام ... غیر وے از انبیاء رد بر یہود است کہ میگفتند کہ زعم میکردند کہ کشتند و بردار کشیدہ اند او را یا برائے نزدیک بودن اجل ... دفن کردہ شود در زمین زیرا چہ نے سزد مر مسیح آفریدہ خاک ... ایکہ بمیرد در غیر خاک۔ لو صاحب اب تو فیصلہ ہوگیا۔ ہمارے عیسیٰ پرست مسلمانون کو بڑا ناز اور فخر تو اسی بات پر تھا کہ ... تمام کتابون مین بالاتفاق یہی لکھا ہے۔ کہ اُمت محمدیہؐ مین کوئی ایسا پیدا ہوا اور نہ ہو سکتا ہے۔ کہ دجال کو قتل کرے یہ تو ایک ہی شخص کا کام ہے۔ جو فی الحال آسمان پر ... ہے سوان بچارون کو یہ خوشی بھی نصیب نہ ہوئی۔ اس ... نے (جو انکی معتبر کتب سے نقل کیا گیا ہے) ثابت کردیا کہ حضرت عیسےٰ کو جنگ و جدال سے کیا واسطہ اور تعلق وہ تو یہودیون کو شرمندہ کرنے کے لیئے کہ دیکھو مین زندہ تھا اترین گے اگرچہ عیسائیون کو تو خوشی ہوگی کہ ہمارے اعتقاد کے موافق مسیح زندہ آسمان پر گیا اور زندہ رہا ... زندہ ہی اترا۔ اس لیئے وہ خدا ہے اور یا زمین مین دفن کرنے کے لیئے اتارے جاوین گے احمدیون کا یہ کہنا کہ خاکی جسم آسمان مین نہین رہ سکتا آخر صحیح نکلا۔ پس ... اس قول کے حضرت عیسیٰ کے رفع جسم سے بھی فائدہ ... ہوا اگر ناحق فرشتون کو ایک لاش کے اٹھانے اور اتارنے کی تکلیف دیگئی یہ سمجھ مین نہین آتا کہ جہان آسمان مین اتنی مدت تک کھانے پینے وغیرہ حوائج کا بندوبست ہوگیا ... وہان دو ہاتھ قبر کے واسطے جگہ نہ تھی کوئی عیسےٰ پرست ہمین سوچکر بتادے۔ جب کسی آفریدہ از خاک کو غیر ... مین مرنا لائق نہین تو غیر خاک مین زندہ رہنا کب مناسب ... فتدبر و اقرء۔ فیہا تحیون وفیہا تموتون ومنہا تخرجون۔

کرم داد از دوالمیال

غلام رسول درزی سکنہ گجرانوالہ
اسمٰعیل ساکن موضع ترگڑی ضلع گوجرانوالہ
فضل کریم درزی سکنہ گوجرانوالہ
کرم الدین درزی " "
کریم بخش درزی " "
فضل الدین درزی " "
غلام قادر درزی " "

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(سوال)
امتحان قبر میں کون پاس ہوگا احمدی یا غیر احمدی

(جواب)
احمدی ہی اس امتحان میں پاس ہوگا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وادحی الی انکم تفتنون فی القبور قریبا من فتنۃ الدجال فاما المومن او المسلم لا ادری ایتہما قالت اسماء فیقول محمد جاءنا بالبینات فاجبنا وامنا فیقال نم صالحا فقد علمنا انک موقن (بخاری کتاب الاعتصام) وحی کردہ شد بسوئے من کہ بہ تحقیق مبتلا کردہ مے شوید در قبرہا نزدیک از ابتلائے دجال چنانچہ اشارتے باں کردہ اما مومن یا مسلم نے دانم کدام ازین گفتہ است اسماء در وقتیکہ پرسند منکر ونکیر کیست پیغمبر شما پس مے گویند محمد است آمد مارا بدلائل ومعجزات پس اجابت کردیم وایمان آوردیم پس گفتہ شود خواب کن در حالیکہ نیکوکاری دانستیم کہ بہ تحقیق تو مومن موقن ہستی (تیسیر القاری) اس حدیث پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال کا فتنہ یہی ہوگا کہ وہ ان دلائل اور معجزات کی تردید میں کوشش کریگا جن سے آنجناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت ثابت ہوتی ہے چنانچہ آجکل یہ فتنہ اپنے زوروں پر ہے۔ اور پادریوں کی طرف سے طرح طرح کے پیرایوں میں حضور سرور کائنات وفخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک پر حملے ہو رہے ہیں مگر افسوس کہ مسلمانوں میں بہت ہی کم لوگ اس فتنہ سے محفوظ ہیں۔ ہر بات میں اس دجالی گروہ کے ساتھ ہو کر اپنے پیغمبر کی بے عزتی کر رہے ہیں۔ اگر کہا جاوے کہ مسیح [illegible] کی طرح فوت ہوگیا نہ اس نے کوئی پرند پیدا کیا نہ کسی حقیقی مردہ کو زندہ کیا اور نہ مس شیطان سے پاک ہونے میں اوسے کوئی خصوصیت ہے بلکہ دوسرے انبیاء بھی اس کی طرح مس شیطان سے پاک ہیں اور نہ ہی مسیح کا دنیا میں دوبارہ نبی یا اُمتی ہوکر آنا ٹھیک ہے تو جھٹ ہمارے بھولے بھالی کافر کہنے کو تیار ہو جاتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ ایسی باتوں کا ماننا اپنے موہنہ سے حضرت عیسیٰ کو خدا بنانا ہے پس جس شخص کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وحی پر ایمان ہے کہ اوحی الی انکم تفتنون فی القبور قریباً من فتنۃ الدجال۔ اور وہ چاہتا ہے کہ قبر میں ملائکہ کی طرف سے اوسکو "انک موقن" کا سارٹیفکٹ عطا ہو اُسے چاہیئے کہ احمدی سکول میں داخل ہوکر محمد جاءنا بالبینات فاجبنا وامنا کا سبق بخوبی یاد کرے ورنہ ملائکہ کے سوال پر اوسے کہنا پڑیگا۔ لا ادری سمعت الناس یقولون شیئاً فقلتہ آج دنیا میں احمدی ہی ایک ایسا فرقہ ہے جس نے دلائل اور براہین کے ساتھ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو ثابت کر دکھایا اور اسی فرقہ کے بانی علیہ الصلوۃ والتحیۃ نے اس راز کو کھولا کہ دجال پر فتح پانا اور اس کے فتنے سے بچے رہنا حجت و برہان سے ہوگا نہ سیف وسنان سے جیسا کہ حدیث مسلم ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم سے ظاہر ہے یہ وحی الٰہی جسکا ذکر حدیث میں ہے اور جو سورج گرہن کے وقت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اوس نے ہمارے زمانہ کے مسلمانوں کو جو کسوف خسوف کا نشان دیکھ چکے ہیں دجال کے فتنہ سے بخوبی آگاہ کر دیا اور سمجھا دیا کہ دلائل وبینات پر غور کرکے جناب رسول خدا افضل الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لاؤ تاکہ یہ دلائل تمہیں دجالی فتنہ کیوقت کام آویں کیونکہ جس طرح فتنہ قبر کیوقت جو قریب فتنہ دجال کے ہے یہ جواب کہ محمد جاءنا بالبینات فاجبنا وآمنا۔ نجات کا موجب ہے اسی طرح یہ جواب فتنہ دجال کیوقت بھی اس کے شر سے بچانیوالا ہے لہذا ہمارے مسلمان بھائیوں کو چاہیئے۔ کہ اس عقل اور امن کے زمانہ میں وہ دلائل اور براہین کے ساتھ اپنے مذہب کی حفاظت کریں۔ قصے کہانیوں یا تلوار کے ساتھ اپنے مذہب کی حفاظت نکریں قصے کہانیوں یا تلوار کے ساتھ وہ اسلام کو پھیلا نہیں سکتے۔ مبارک وہ جو امام الوقت کے ساتھ ہوکر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور شان کو بڑھا رہے ہیں۔ یہی لوگ دنیا۔ قبر۔ آخرت تینوں میں کامیاب ہوں گے اللہ تعالےٰ دوسرے مسلمانوں کو بھی اس پاک گروہ میں شامل فرماوے آمین

کرمداد احمدی دوالمیال

حضرت عیسیٰ آسمان سے کیوں نازل ہونگے

پہلے تو ہمنے پڑھا ہوا تھا۔ کہ حضرت عیسےٰ محض دجال کے قتل کرنے کے لئے آسمان سے نازل ہوں گے اور میرا خیال تھا کہ قائلین حیات مسیح کے نزدیک ان کے اترنے میں سوائے اسکے اور کوئی حکمت نہیں لیکن آج شیخ الاسلام شرح بخاری میں حدیث والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یہ خیال ٹھیک نہیں کیونکہ شرح حدیث میں لکھا ہے حکمت در نزول عیسیٰ علیہ السلام نہ غیر وے از انبیاء رو بر یہود است کہ میگفتند کہ زعم میکردند کہ کشتند و بردار کشیدہ اند اورا یا برائے نزدیک بودن اجل او تا دفن کردہ شود۔ در زمین زیرا چہ نیست سزا در مسیح آفریدہ خاک را اینکہ بمیرد در غیر خاک۔ لو صاحب اب تو فیصلہ ہوگیا۔ ہمارے عیسیٰ پرست مسلمانوں کو بڑا ناز اور فخر تو اسی بات پر تھا کہ ہماری تمام کتابوں میں بالاتفاق یہی لکھا ہے۔ کہ امت محمدیہ میں نہ کوئی ایسا پیدا ہوا اور نہ ہو سکتا ہے۔ کہ دجال کو قتل کر سکے یہ تو ایک ہی شخص کا کام ہے۔ جو فے الحال آسمان پر بیٹھا ہے سو ان بچاروں کو یہ خوشی بھی نصیب نہ ہوئی۔ اس قول نے (جو ایک معتبر کتاب سے نقل کیا گیا ہے) ثابت کر دیا کہ حضرت عیسےٰ کو جنگ وجدال سے کیا واسطہ اور تعلق۔ وہ تو یہودیوں کو شرمندہ کرنے کے لئے کہ دیکھو میں زندہ تھا اتریں گے اگرچہ عیسائیوں کو تو خوشی ہوگی کہ ہمارے اعتقاد کے موافق مسیح زندہ آسمان پر گیا اور زندہ رہا اور زندہ ہی اترا۔ اس لئے وہ خدا ہے اور یا زمین میں دفن کرنے کے لئے اتارے جاویں گے احمدیوں کا یہ کہنا کہ خاکی جسم آسمان میں نہیں رہ سکتا آخر صحیح نکلا۔ [illegible] اس قول سے کہ حضرت عیسیٰ کے رفع جسم [illegible] ئدہ ہوا کہ ناحق فرشتوں کو ایک لاش کے اٹھا[illegible] نے کی تکلیف دیگئی یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ جہاں [illegible] اتنی مدت تک کھانے پینے وغیرہ حوائج کا [illegible] تا رہا وہاں دو ہاتھ قبر کے واسطے جگہ نہ تھی [illegible] ت ہمیں سوچکر بتا دے۔ جب کسی آفرید[illegible] غیر خاک میں مرنا لائق نہیں تو غیر خاک میں زندہ ر[illegible] مناسب ہے فتدبر واقرء۔ فیہا تحیون وفیہا تموتون و[illegible] جون۔

کرم داد [illegible] از دوالمیال

اخبار بدر

۵ - ربیع الاول ۱۳۲۶ھ مطابق ۹ - اپریل ۱۹۰۸ء

ایڈیٹوریل

سلطنت اور مذہب

جب کہ ہم تاریخ دنیا مین بہت دور چلے جاتے ہین تو تمدن کا ابتداء اس طرح سے نظر آتا ہے۔ کہ ایک خاندان کے درمیان جو سب سے بڑا بوڑھا بزرگ ہوتا تھا وہی اوس خاندان کا دنیوی حکمران اور وہی اون کا مذہبی پیشوا ہوتا تھا۔ یہ ایسے زمانہ کی بات ہے جبکہ ایک خاندان دوسرے خاندان سے جُدا اور ہر ایک قبیلہ کی الگ حکومت ہوتی تہی۔ ایسے وقت آپس مین لڑائیون جھگڑون اور ہنگاموں کی کثرت ہُوا کرتی تھی۔ اس کے بعد دوسرا درجہ طرز حکومت کا یہ ہُوا کہ اون حاکمون مین سے کوئی ایسا زبردست نکلا۔ کہ اوس نے دوسرے طوایف اور قبائل کے احکام کو بزور شمشیر اپنے قابو مین کیا اور خود سب پر حاکم بن گیا اور باقی سب خواہ وہ اوس کے خاندان اور قبیلہ کے تہے خواہ الگ الگ تہے اوس کے ماتحت ہوئے اور ایک سلطنت قائم ہوئی جس کا وہ ایک زبردست شخص امیر یا شاہ یا سلطان یا کنگ یا ایمپرر کہلایا۔ اور اس طرح شاہی حکومت کی ایک بنیاد پڑی۔ ابتدائی وقتوں مین یہ بادشاہ نہ صرف ظاہری اور دنیوی حکومت کے بادشاہ اور امیر کہلائے بلکہ اون کی حکومت مذہب پر بہی ہُوا کرتی تہی اور دینی طور پر بھی وہی سب سے بڑے مذہبی پیشوا کہلاتے تہے۔ چنانچہ اس کیمطابق آج تک چینی بادشاہ ایسے ہی متبرک مانے جاتے ہین اور اس کے آثار یورپ کے بادشاہون مین بہی پائے جاتے ہین۔ جیسا کہ شاہ انگلستان چرچ آف انگلینڈ کے سب سے اعلےٰ افسر اور حاکم مانے جاتے ہین۔ ایسے وقت مین ملک کا مذہب عموماً بادشاہ کا مذہب ہوا کرتا ہے۔ اور پہلے زمانون مین یہ بات ایسی ضروری تہی کہ ملک کی اصلاح کیواسطے جب کبہی خداتعالےٰ نے کوئی نبی بھیجا تو حالت زمانہ کا تقاضا یہی یہی ہُوا کہ نبی وقت بہی اپنی ابتدائی یا انتہائی اصلاح کیوقت بالآخر ملک کا بادشاہ ہو۔ ورنہ اس کے بغیر اصلاح کی تکمیل بالکل ناممکن تہی۔ کیونکہ ملک ہمیشہ شاہی مذہب کو اختیار کرتا تہا۔ اور شاہ وقت کا زور اور رعب اس قدر ہوتا تھا کہ اوس کے مذہب کو چھوڑنے مین بڑی ہلاکت کا مونہہ دیکہنا ہوتا۔ لہٰذا مصلحت الٰہی کا تقاضا یہی ہوتا رہا کہ نبی سلطان بہی ہو اور لوگ بغیر اس کے سچے دین پر نہین آسکتے اون کیواسطے بہی ہدائیت کے راہون پر آزادی سے قدم مارنے کے واسطے دروازے کہولے جاوین۔

لیکن رفتہ رفتہ جب زمانہ کی حالت مین تغیر آنا شروع ہُوا تو مذہبی معاملات سلطنت سے جدا ہونے لگے سلطنت نے رعایا کے مذہبی اُمور مین مداخلت کرنا ناجائز سمجھا۔ ہندوستان جب ملکہ وکٹوریہ کے قبضہ مین آیا۔ تو اعلان شاہی مین اس امر کی وضاحت کیگئی۔ کہ کسی کے مذہب مین کوئی مداخلت نہ کیجائیگی ہندو سنکھ بجائین۔ عیسائی گھنٹے بجائین۔ مسلمان کلمہ توحید کا نعرہ بلند کرین۔ کوئی کسی کی روک ٹوک نہ کرے گا۔ کوئی کسی کا مزاحم نہ ہوگا۔ فرانس اور یورپ کی بعض دیگر سلطنتون نے اس سے بڑھ کر ایک قدم آگے رکھا کہ جب مذہب کو سلطنت کے ساتھ کوئی تعلق نہین۔ تو گرجون اور پادریون کو جو امداد سرکار کی طرف سے ملتی ہے وہ سب ضبط کی جائے مذہب اگر اپنے پاؤن پر کھڑا ہو سکتا ہے تو ہو ورنہ سلطنت کو کیا مُصیبت پڑی ہے کہ اوسے سنبھالتا پھرے۔ پوپ اور اوس کے پوپلی بہت چلائے چیخے حکومتِ فرانس پر کُفر کے فتوے جڑے بہت کچھ ڈرایا دہمکایا مگر وہ زمانہ گیا جبکہ پوپ کی بات خدا کی بات مانی جاتی تہی اب تو پوپ کے خداوند یسوع کو اور خداوند کی ماں کو بھی بے نقط سُنانے والے یورپ مین پیدا ہو گئے ہین جب خدا ہی کو منظور نہین کہ عیسائیت کا بت دنیا مین قائم رہے تو پھر پوپ کی کون سُنتا ہے فرانس مین قانون پاس ہوگیا۔ سرکاری اسباب کی میز کُرسی تک جو کبھی دی گئی تہی گرجون سے واپس لے لی گئی۔ ابہی ہمارے حکام سلطنت انگلشیہ نے یہان تک ترقی نہین کی کہ سلطنت کو عیسویت سے بالکل جُدا کرے۔ گو ہند مین قریباً ایسا ہے۔ مگر انگلستان مین مذہب کو حکومت کی طرف سے بہت امداد ملتی ہے تاہم یہ خوشی کی بات ہے کہ انگلستان مین بہی فہیم لوگون کی ایک انجمن قائم ہوگئی ہے جنکا مقصد صرف یہ ہے کہ سلطنت کو مذہبی امور سے بالکل جُدا کر دیا جائے حکومت وقت مذہبِ عیسوی کو اور اوس کے پادریون کو کسی قسم کی کوئی امداد نہ کرے اور جو کچھ اس وقت ملک کے لوگون کے خیالات ہین اون سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ انجمن ضرور ایک دن کامیاب ہوکر رہیگی یہ سب کچھ تو اپنے وقت پر ہوگا۔ لیکن اس مین کچھ شک و شبہ نہین کہ اب منشائے ایزدی ہی اسی طرح سے ہے۔ کہ حکومت کو مذہب کے ساتھ کچھ سروکار نہ ہو۔ چنانچہ اس زمانہ مین خداتعالےٰ نے جو نبی بھیجا ہے اوس کو یہی حکم ہُوا ہے کہ براہین اور کرامات و معجزات کے ساتھ دنیا پر اسلام کو پھیلاوے اور سلطنت اور اس کی حکومت کے ساتھ کوئی سروکار نہ رکہے اوس کا ہتھیار اوس کی قبول ہونیوالی دعا۔ اوس کا پُر تاثیر کلام اور اُس کا پُرزور قلم ہے اور وہ تلوار کے ساتھ کچھ سروکار نہین رکھتا اوس کا ایک پیارا مُرید نہائت بے رحمی کے ساتھ افغانستان مین قتل کیا گیا مگر اوس نے اپنے مریدون کو جو اب تک افغانستان مین موجود ہین پھر بہی صبر کا حکم دیا اور کہا کہ مین مذہبی جنگون کو مٹانے کے واسطے آیا ہون نہ کہ اون کو اُٹھانے کے واسطے۔ بلکہ اس سے بہی بڑھ کر اوس نے پیشگوئی کی ہے۔ کہ اگر اس زمانہ مین کوئی شخص مذہبی جہاد کے واسطے تلوار اٹھائے تو وہ بجائے فتح کے شکست پائیگا۔ کیونکہ یہ امر منشائے ایزدی کے برخلاف ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہین ؎

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال۔

دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتوے فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
فرما چکا ہے سید کونین مصطفےٰ
عیسیٰ مسیح جنگون کا کر دیگا التوا
جب آئے گا تو صلح کو وہ ساتھ لائیگا
جنگون کے سلسلے کو وہ یکسر مٹائیگا
یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا
وہ کافرون سے سخت ہزیمت اٹھائیگا
اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

اسلامیون کی حالت تو خود ہی کمزور ہے نہ دینی سپرٹ ہے اور نہ دنیا اون کو حاصل - عیسائی ممالک مین اگر مذہب کو حکومت سے جدا کر دیا گیا ہے تو یہ بھی اسلام ہی کے فائدہ کے لئے ہے کیونکہ ایسی کمزوری کی حالت مین خدا نے نہ چاہا کہ عیسائیون کے ظلم اور زبر سے اسلام ذلیل ہو - پس ان کے درمیان ایسی رائے قائم ہو گئی۔

غرض اس وقت تمام دنیا مین یہی میلان ہے کہ حکومت کو مذہب سے کوئی سروکار نہ ہو اور یہ اس پیشگوئی کیمطابق ہے جو پہلے سے کتب مقدسہ مین موجود تھی کہ مسیح موعود کے زمانہ مین ایسا ہوگا کوئی ہے جو اسے سوچے اور اس سے فائدہ اٹھائے۔

بے حُبِ اہل بیت عبادت حرام ہے
زاہد تیری نماز کو میرا سلام ہے

شیعہ صاحبان! تو اس شعر کو جس موقعہ اور محل پر بولا کرتے ہین اوس کو تو مین آگے چل کر بیان کرونگا ہی - لیکن اس کے اصلی معنے جو خاکسار کی رائے ناقص مین آتے ہین بیان کرون - شاعر کی مراد اس سے ایسی ہی پائی جاتی ہے - جیسے فارسی کا بھی ایک شعر ہے خلاف پیغمبر کسے رہ گزید - کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید اور کہ من یطع الرسول فقد اطاع اللّٰہ - اور کہ قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ الخ وغیرہ وغیرہ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے - انما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا - واذکرن مایتلی فی بیوتکن من ایٰت اللّٰہ والحکمۃ ان اللّٰہ کان لطیفاً خبیراً۔

ترجمہ - اے پیغمبر کے گھروالو! خدا کو تو بس یہی منظور ہے کہ تم سے ہر طرح کی گندگی کو دور کرے اور تمکو ایسا پاک صاف بنائے جیسا پاک صاف بنانے کا حق ہے اور تمہارے گھرون مین جو خدا کی آیتین اور دانائی کی باتین پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہین - ان کو یاد رکھو - کیونکہ اللہ اللہ سب کا رازدان اور سب کے حال سے واقف ہے اسمین بظاہر تو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر والے مخاطب ہین مگر ضمناً معناً تمام مومنین اور مسلمین بلکہ عام مخلوق الٰہی کو حکم ہو رہا ہے جیسے کمیٹیون اور انجمنون مین قیل وقال تو اراکین اور حاضرین سے ہوتی ہے مگر در اصل تمام رعایا برایا کا نفع ونقصان مدنظر ہوا کرتا ہے بلکہ سب کمیٹیان اور انجمنین اسی مرض کی تو دوا ہین کہ تمام مخلوق الٰہی کا بھلا ہو - وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اور سب کو فلاح اور کامیابی نصیب ہو - البتہ مقتدی ومقتدا یا تابع یا متبوع کا فرق ضرور ہوتا ہے - ایک تو امام اور پیشوا اور ہادی ہوتے ہین اور دوسرے اون کے پیرو اور تابع اور غلام ہوتے ہین ورنہ جانا سب کو ایک ہی طرف ہوتا ہے اور ایک ہی منزل کے راہی اور ایک ہی مکان کے عازم ہوتے ہین اللہ تعالےٰ چونکہ بیچون بےچگون - لامکان - لیس کمثلہ شئ ہے اس لئے اوس کی شناخت اور پہچان اور فرمانبرداری محض اوس کے پیارے بندون ہی کی معرفت جنمین اس کے صفات منعکس ہون حاصل ہو سکتی ہے - اسی لیے ہمیشہ سب رسول علیہم السلام اطیعون اطیعون فرماتے رہے ہین - اسی کا نام سنت نبوی ہے - اسمین افراط یا تفریط یا کمی بیشی کرنے ہی کا نام بدعت ہے - جسپر مین پہلے مضمون مین مفصل بحث کرچکا ہون - اور اس آیت شریف کی عمومیت پر اگلی آیت بخوبی روشنی ڈالتی ہے - ان المسلمین والمسلمٰت والمومنین والمومنات والقانتین والقانتٰت والصدقین والصدقات والصٰبرین والصّٰبرات والخشعین والخشعٰت والمتصدقین والمتصدقٰت والصّائمین والصٰئمٰت والحٰفظین فروجھم والحٰفظٰت والذاکرین اللّٰہ کثیراً والذکرات اعد اللّٰہ لھم مغفرۃ واجراً عظیما - ترجمہ - بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتین اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتین اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتین اور راست گو مرد اور راستگو عورتین اور صبر کرنیوالے مرد اور صبر کرنے والی عورتین اور خاکساری کرنے والے مرد اور خاکساری کرنے والی عورتین اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتین اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتین اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنیوالی عورتین - اور کثرت سے خدا کو یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتین - ان سب کے لئے اللہ تعالےٰ نے ان کے کئے کا صلہ یعنے گناہون کی معافی تیار کر رکھی ہے اور معافی کے علاوہ بڑے بڑے اجر - اب اس سے تو صاف پایا جاتا ہے - کہ ہونا کرم - محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اہل بیت کو مخاطب فرما کر تمام جہان کے لوگون کے واسطے عام طور پر فرماتا ہے کہ ہمارا ایسا ایسا ارادہ ہے - کہ تم کو ایسا پاک وصاف اور ستھرا بنا دین جیسا پاک صاف کرنے کا حق ہوتا ہے تم لوگ ہماری نازل کردہ آیات اور دانائی کی باتون کو اچھی طرح یاد کرو اور اون پر عمل کرو - اب شاعر کا یہ مطلب اور مدعا معلوم ہوتا ہے - کہ جس گھر مین قرآن مجید نازل ہوا ہے جب تک اون سے محبت اونس اور پیار نہ ہو اور اون کے نمونہ اور اسوہ کے بموجب پوری پوری پیروی اور اتباع سے آیات اللہ اور احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یاد رکھ کر ان پر عملدرآمد نہ کیا جاوے کسی قسم کا زہد اور ریاضت بدعتی طور پر اللہ تعالےٰ کے ہان قابل پذیرائی نہین ہے - پوجا پاٹ ہو یا پُن دان - نذر و نیاز ہو یا صدقہ وخیرات - ورد وظیفہ ہو یا چلہ کشیان وغیرہ وغیرہ - جبتک وہ خالص للّٰہ اور موافق سنت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اہل بیت اور جانشینون اور تابعدارون کے نہ ہو ہرگز ہرگز منظور اور قبول نہ ہوگا پر نہ ہوگا - دوسرے لفظون مین خاتم النبیین کی مہر کے بغیر اب کوئی سکہ چل ہی نہین سکتا - مگر شیعہ صاحبان صرف اپنے

تیئن محب اہل بیت اور مومن تصور فرما کر باقی سب لوگون کو دشمن
آل رسول اور منکر خیال کرتے ہین اور اکثر عام طور پر مجلسون
محفلون مین رونے رلانے کے سوائے اسبات پر بہت
ہی زور دیا جاتا ہے۔ کہ اہل بیت کی محبت اور مودت فرض
و واجب ہے۔ جو شخص اس مودت اور محبت سے خالی ہے
وہ نجات سے محروم رہیگا۔ اور محبت کا نشان اور تمغہ کیا
خوبصورت مقرر کیا ہے۔ کہ دور سے تو چمک چمک کرتا
نظر آتا ہے۔ مگر نزدیک جا کر غور سے دیکھین تو نرا ہی
ملمع اور کھوٹا اصلیت اور کھرائی نام کو بھی تو نہین بہت
شور سنتے تھے پہلو مین دل کا۔ جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا
غل غپاڑہ اور شور سکار ا بہت مگر روحانیت کا کہین نام و
نشان ہی نہین۔ ہر سال محرم شریف کے پہلے عشرہ مین
خصوصاً شہدائے کربلا کے حالات کچھ ایسے پیرایہ
اور لباس اور لہجے مین بیان کئے جاتے ہین کہ جنہین ان
بزرگون اور مقدس لوگون کی نہائت ہی درجہ کی ذلت
اور حقارت اور ناتوانی اور کمزوری بے کسی اور بے بسی
ظاہر ہوتی ہے اور یزیدی لشکر کی تمکنت اور جلالت
اور عظمت اور شان و شوکت پھوٹ پھوٹ کر نکلتی
ہے۔ ہم نے کبھی کوئی ایسا مرثیہ خوان یا کتاب خوان
آجتک نہین دیکھا۔ جس نے جرنیلی قاعدے یعنے
العاقبۃ للمتقین اور کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی اور لننصر
رسلنا وغیرہ وغیرہ کے مطابق سر اجلاس کھڑے ہو کر
بلند آواز سے عقلی اور نقلی دلائل سے آل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا مظفر و منصور اور غالب اور فتحمند ہونا بیان
کیا ہو اور دشمنان اہل بیت کا ذلیل و خوار۔ ناکام اور
نامراد اور خراب و خستہ ہونا ظاہر کیا ہو بلکہ جس قدر زیادہ
تنگی ترشی اور خراب خستہ حالی کا نقشہ کھینچکر اہل بیت رسول
کی مجبوریان اور لاچاریان اور اون کے دشمنون کی زیادتیان
اور زور آوریان بیان کی جاوین۔ اسی قدر پڑھنے والے
کی عمدگی اور خوبی اور تعریف سمجھی جاتی ہے۔ اور جو شخص
مجلس ماتم مین شامل نہ ہو سکے۔ خواہ وہ توحید۔ رسالت
امامت۔ قیامت وغیرہ وغیرہ عقائد صحیحہ کا بخوبی قائل ہی
نہ ہو بلکہ اس کے اعمال سے بھی نیکی اور صلاحیت ٹپک
رہی ہو۔ قرآن خوان ہمہ وقت درود شریف پڑھنے والا
صوم و صلوٰۃ کا پابند۔ تہجد اور اشراق تک کو بھی قضا
نہ ہونے دے۔ متقی۔ پرہیزگار۔ اللہ تعالیٰ سے
ڈرنے والا غرض بہمہ صفت موصوف ہو۔ جسپر مومن

مسلمان کا لفظ اچھی طرح صادق آسکے اور صرف
چند در چند اشغال دینی کے باعث اور محض خدا کے
خوف سے لغویات سے بچنے کے لئے ہی وہان
حاضر ہونے سے معذور ہو تو فوراً اس کا نام خارجی
لعنتی۔ دشمن اہل بیت بلکہ یزید و شمر تک کا لقب دیتے
ہوئے بآواز بلند پڑھ دینگے۔

بے حُبّ اہل بیت عبادت حرام ہے
زاہد تیری نماز کو میرا سلام ہے

اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ شیعہ صاحبان اول تو قرآن مجید
کو پڑھتے ہی نہین۔ صرف آیت تطہیر۔ آیت مباہلہ
آیت مودت وغیرہ وغیرہ جن مین بزعم خود وہ ایک
طرح اپنے خیالات کی تائید پاتے ہین۔ وہ بھی
محض لوگون کو قائل کرنے کے واسطے پڑھ لیا کرتے
ہین۔ اور اگر سارا قرآن شریف پڑھنے کا اتفاق بھی
ہو جائے۔ تو غور و فکر۔ خوض سے مطلق کام
نہین۔ ورنہ کم از کم حد سے بڑھی ہوئی بدعتون سے
تو باز آجاتے۔ اب مین شیعہ صاحبان سے دو دو
باتین کر کے چند روز کے لئے رخصت ہوتا ہون کہ
محبت کا اصل مستحق تو اللہ تعالےٰ ہی ہے۔
وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ۔ اور اگر محض
اللہ تعالےٰ کی رضامندی اور اوس کی مرضی و خوشنودی دریافت
کرنے کی خاطر اس کے پاک بندون سے بھی اُنس
اور پیار بڑھا کر کونوا مع الصادقین پر عمل کیا جاوے
تو باعث نجات اور موجب فلاح دارین ہے۔ مگر یہ
بات صرف لفظ محبت کے زبان پر لانے سے ہی تو
حاصل نہین ہو سکتی۔

ہیچ نامے بے حقیقت دیدہ
یاز گاف و لاف بگل کے چیدہ

عملی حالت بغیر صرف لاف و گزاف سے کیا ہو سکتا ہے
آپ کو ضرور قرآن مجید پڑھنا پڑیگا اور اوس پر عمل کرنا
ہوگا۔ مگر اس کے سمجھنے کے واسطے متقی ہونا لازمی ہے
اور لایمسہ الا المطہرون کی شرط ضروری رکھی گئی ہے جسکو
آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت
مین حاضر ہوئے بغیر حاصل نہین کر سکتے۔ اور اگر باوجود
اس قدر سمجھانے اور خیر خواہی کرنے کے بھی آپنے
اپنی اصلاح نہ فرمائی اور صرف بے سر و پا اور بے سند
بدعتون ہی کو رواج دیکر اپنے دین کو نقصان ہی پہنچایا

تو ہمکو بھی شعر مندرجہ عنوان کے جواب مین ایک شعر
ہی پڑھ کر پیچھا چھڑانا پڑیگا۔ شعر

آل نبی کی جسمین حقارت تمام ہے
اے شیعہ ایسے پیار کو میرا سلام ہے

خاکسار گلاب الدین احمدی رہتاسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

مامورین اللہ کی شناخت کے معیار

سلسلہ کے لئے دیکھو اخبار بدر نمبر ۷ ۱۹۰۸ء

منجملہ اون امتیازی نشانات کے جو اللہ تعالےٰ مامور
من اللہ کو بخشتا ہے۔ ایک یہ بھی ہے کہ مامور من اللہ کی
پیشگوئیان سب پوری ہوتی ہین کیونکہ جو امور واقع
ہونیوالے ہوتے ہین وہ اون کا علم خدا تعالےٰ سے
حاصل کر کے کہتا ہے اور اوس کی پیشگوئیون مین ایک
شوکت اور عظمت ہوتی ہے۔ جو اون پیشگوئیون مین
ہرگز نہین ہوتی جو بعض اشخاص اپنے علم کے رو سے
یا بعض قرائن سے یا قدرتی اسباب یا علامات کو دیکھ
کر اپنے تجربہ کی بنا پر کرتے ہین اور ان مین وہ تحدی
اور زور نہین ہوتا جو مامور من اللہ کی پیشگوئیون مین
ہوتا ہے۔ مامور من اللہ کہتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے
مجھے فلان امر کی خبر دی ہے۔ اور وہ ضرور ہی واقع ہوگا
اور اوس کا یقین ایسا مضبوط ہوتا ہے کہ باوجود ظاہری
اسباب کے جو اوس پیشگوئی کے پورا ہونے مین عوام الناس
کی نظر مین بعض اوقات ایک رکاوٹ معلوم ہوتے
ہین۔ وہ کبھی ایک ذرا سا وسوسہ بھی دل مین نہین لاتا
اور بار بار دنیا کو یقین دلاتا ہے کہ میرے ربّ کی
باتین جو اوس نے مجھ پر ظاہر کین ضرور بالضرور پوری
ہو کر رہینگی۔ گویا اون کا کسی آئندہ وقت پر پورا ہونا
اوس کو نظر آرہا ہے اور وہ صفائی سے مشاہدہ کر رہا
ہے جسکو دنیا نہین دیکھتی۔ برخلاف اس کے دوسرے
لوگ جو اٹکل یا کسی حساب وغیرہ کے رو سے کوئی
پیشگوئی کرتے ہین۔ اس مین ہرگز ذرا زور نہین ہوتا
اور نہ وہ پُر زور دعوے سے کہتے ہین۔ کہ ضرور ایسا
ہی ہوگا۔ وہ صرف اپنے قیاس یا کسی علم کے

روسے کہتے ہین کہ فلان امر واقع ہونیوالا ہے ایسے
لوگون کی پیشگوئیان صحیح معنون مین پیشگوئیان نہین
ہین۔ پیشگوئی وہ ہوتی ہے جو انسانی علم اور طاقت سے
بالاتر ہو۔ اور ایسی پیشگوئیان صرف وہی شخص کرسکتا ہو
جسکو خدا تعالےٰ اپنی طرف سے علم بخشے۔ مثلاً زلزلہ
والی پیشگوئی کی طرف خیال کرو۔ جو حضرت امام الزمان
مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اوس کے وقوع
سے بہت عرصہ پہلے کی تہی آپنے فرمایا کہ ایک ایسا
زلزلہ آنیوالا ہے جس سے پہاڑ پہٹ جاوینگے
مکانات کا نام ونشان نہ رہیگا اور وہ ایسا ہوگا کہ
اوس کی نظیر پہلے زمانون مین بہت ہی کم ملیگی اور پہر
اللہ تعالےٰ نے ایساہی کیا۔ کانگڑہ کا پہاڑ پہٹ گیا
مکانات کا نام ونشان نہ رہا۔ ہزارون آدمی زندہ درگور
ہوگئے۔ اور ہزارون بے خانمان ہوگئے اور یہ
ایک ایسا زلزلہ تہا کہ جسکی نظیر برٹش انڈیا کی تاریخ
مین یا اس سے پہلے کسی زمانہ مین نہین ملتی۔ ہندون
کا معبد یا بُت خانہ جو ہزارہا سال سے چلا آتا تہا تہ وبالا
ہوکر ملیامیٹ ہوگیا۔ اب کیا کوئی شخص اپنی اٹکل یا
علم کے روسے ایسی تحدی کے ساتہہ کہہ سکتا ہے
کہ ایسا واقعہ آنے والا ہے ہرگز نہین۔ ایک مشہور
جی آلوجسٹ (ماہر طبقات الارض) جاپان سے اس
زلزلہ کی تباہی کو دیکہنے آیا اور اوس نے مقامات تباہ شدہ
کا ملاحظہ کرکے اپنے علم کے روسے پیشگوئی کی کہ
اب یہان کے لوگون کو کوئی خطرہ نہین کیونکہ دوسو سال
تک اب کوئی زلزلہ نہین آئیگا مگر کیا اوس کی پیشگوئی
پوری ہوئی؟ ہرگز نہین۔ تہوڑے عرصہ کے بعد ہی
ایک اور زلزلہ حضرت اقدس کی پیشگوئی کے مطابق
آیا جس مین یہ بتایا گیا تہا کہ جو مکانات لوگ پہر بنائینگے
اللہ تعالےٰ اون کو بہی منہدم کردیگا چنانچہ ایساہی
ہُوا یعنے لوگون کے نو تعمیر کردہ مکانات زلزلہ سے
گر گئے۔ اب ایک اور پیشگوئی کیطرف خیال کرو
حضرت اقدس نے خدا تعالیٰ کی وحی کے مطابق براہین احمدیہ
مین لکہا کہ ایک ایسی بیماری آنیوالی ہے جو دنیا مین
بہت تباہی کریگی اور وہ اس لیئے آئیگی کہ لوگ میری
تکذیب کرینگے دُکہہ دینگے۔ گالیان دینگے۔
کافر اکفر دجال وغیرہ نامون سے پکارینگے۔ اور
شوخی وشرارت سے باز نہین آوینگے اور
وہ بیماری ایک عذاب اون کی سزادہی اور اون کو درست
کرنے کے لیئے ہوگا۔ چنانچہ وہ بیماری آئی اور اوس نے
ایک خوفناک تباہی ملک مین کی مگر منکرون اور معاندون
نے عبرت نہ پکڑی۔ پہر پنجاب مین طاعون
آنے سے پہلے آنحضرت علیہ السلام نے اپنا ایک رویا مشتہر
کیا اور لوگون کو توبہ کرنے کا حکم دیا کیونکہ آپنے فرمایا کہ
طاعون پنجاب مین آنیوالی ہے۔ چنانچہ وہ آہی گئی
اس کے بعد طاعون بڑے زور وشور کے ساتہہ
ملک پنجاب مین پڑی اور لاکہون آدمی اوس کا شکار
ہوئے۔ اب کوئی بتلائے کہ کیا انسان اپنے علم سے
ایسی غیب کی باتین قبل از وقت کہہ سکتا ہے؟
مخالفین کو لازم ہے کہ سوچین اور غور کرین۔ اب
مین ایک اور پیشگوئی کیطرف ناظرین کو توجہ دلاتا ہون
حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے پنڈت لیکہرام کی
استدعا پر اس کی نسبت اس کی موت سے کئی سال پہلے
فرمایا کہ بسبب اون ہتک آمیز اور بےادبانہ الفاظ
کے جو وہ بزرگان دین اور خدا کے پاک انبیا علیہم السلام
خصوصاً ہمارے سید ومولیٰ حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین استعمال کرتا ہے ایک خارق عادت
عذاب کی موت کا مزہ چکہہ کر ہاویہ مین چند سال کے اندر
گرایا جاویگا اور اوسی اشتہار مین یہ تہا یہ الفاظ تہے
کہ ضرور اوس پر عذاب آویگا اور اگر نہ آوے تو مین خدا
کیطرف سے نہین اور جو کچہ سزا مجہ کو دی جائے مین
بخوشی اوس کو قبول کرونگا اور اوس کے ساتہہ بطور
نوٹ یہ بہی لکہہ دیا کہ اب آریہ صاحبان کو چاہیئے کہ
سب ملکر اپنے پرمیشر سے دُعا کرین کہ یہ عذاب
اون کے وکیل کے سر سے ٹل جائے۔ ان الفاظ
سے ظاہر ہوتا تہا کہ حضرت اقدس آنیوالے عذاب
کو دیکہہ رہے تہے اور یقین تام سے فرماتے تہے کہ وہ
وارد ہوچکا اور ہرگز نہین ٹلیگا چنانچہ دنیا نے دیکہا کہ
ایساہی ہُوا۔ مگر افسوس مخالفون اور دل کے اندہے
لوگون نے اسے قبول نہ کیا۔ چاہیئے تو یہ تہا کہ اس
سے اون کے دلون پر ایک سخت چوٹ لگتی اور وہ
امام کے قدمون مین جا گرتے اور خدا تعالیٰ کا شکریہ
ادا کرتے۔ کہ اتنا بڑا نشان ظاہر ہُوا اور اسلام کی
فتح ہوئی۔ مگر برعکس اس کے انہون نے کچہ بہی
توجہ نہ کی۔ اور امام علیہ السلام کی مخالفت پر ایسے
کے ویسے ہی جمے رہے۔ ایسے ہی صدہا اور پیشگوئیان
اس مامور من اللہ نے کین جو اپنے اپنے وقتون پر پوری
ہوئین۔ مگر مخالفون کے نزدیک گویا ایک بہی پوری نہین
ہوئی اور یہ ایسے ہی ہے جیسے پہلے نبیون کیوقت
اور جناب رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک
مین منکرون کو نشان پر نشان دکہائے جاتے تہے۔ مگر وہ
یہی کہتے تہے۔ کہ کوئی نشان نہین دکہایا جاتا گویا وہ
خدا کے نشانون کو نشان ہی نہین گردانتے تہے اور
ایساہی حال اس زمانہ مین ہو رہا ہے۔ خود مسلمان بڑے
بڑے عالم اور صوفی کہلانے والے سنت اللہ سے
ناواقف ثابت ہوئے اور منکران پیشین ہی کے زمرہ
مین داخل ہوئے۔ افسوس! خدا تعالیٰ مخلوقات پر رحم
کرے اور اون کو راہ راست پر لاوے۔ آمین
اب رہی یہ بات کہ اگر مامور من اللہ کی سب پیشگوئیان
صحیح ہوتی ہین۔ تو کیا وجہ کہ اکثر لوگ اون کے پورا ہونے
کے قائل نہین ہوتے اور نہ اون پر ایمان لاتے ہین سو
اس کا جواب یہ ہے۔ کہ قدیم سے سنت اللہ یہی چلی آتی ہے اور
خدا تعالیٰ کو یونہی منظور ہے کہ اس علم مین جو وہ اپنے مامور
کو غیبی امور کی نسبت بخشتا ہے۔ ایک پہلو خفا کا بہی ہوتا کہ
اہل بصیرت اور نظر تعمق اور غور سے دیکہنے والون کو
اور دوسرون مین ایک کہلا امتیاز ہو چنانچہ اہل بصیرت
اون پر ایمان لاکر ایمان بالغیب کا ثواب حاصل کرتے ہین
اور جو لوگ غور نہین کرتے اور سنت اللہ سے ناواقف ہوتے
ہین وہ اپنی کجی اور بے بصیرتی کی وجہ سے خفا کے پہلو
کو نہ سمجہہ کر اس سے ٹہوکر کہاتے ہین اور بدظنی مین پڑکر انکار
جیسی بلا مین گرفتار ہو جاتے ہین اللہ تعالیٰ قرآن شریف
مین مومنون کی ایک یہ صفت بہی بیان فرماتا ہے کہ وہ غیب
پر ایمان لانے والے ہوتے ہین جیسے فرمایا "یومنون بالغیب"
سو یہ مومن کی ایک بڑی خصوصیت ہے کہ وہ خدا کی پُر حکمت باتون
پر ایمان لاتا ہے۔ مگر افسوس اس زمانہ کے اکثر مسلمان
مشابہ بالکفار ہوگئے جو یہ چاہتے ہین۔ کہ کسی امر کو ایمان
بالغیب کے رنگ مین نہ مانین یعنے صرف اس صورت مین مانین
کہ جب ایک بات ایسی عیان اور ظاہر ہوجائے جیسے کہ سورج
یا کوئی اور عالم اسباب کی چیز۔ مگر اون کو یہ معلوم نہین کہ جو
بات عیان اور آشکار ہو جاویگی اس کے ماننے مین کوئی ثواب
حاصل نہین ہوسکتا کیونکہ اس کے تسلیم کرنیمین کافر مومن
اور مشرک سب برابر ہونگے۔ اللہ تعالےٰ کی اسمین کہ غیب
... کا پہلو بہی اس کی پرحکمت باتون مین ہو یہی حکمت ہے۔ کہ اس کے مخلص اور نیک بندون اور غیرون کے درمیان امتیاز ہوجائے۔ (باقی آیندہ انشاءاللہ تعالےٰ)

خادم حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود
(خاکسار ہدایت اللہ احمدی گجرات)

بدر خواتین

مولوی صاحب چاوہ کی لڑکی کے ساتھ میرا مباحثہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

میری بات ٹالکر نہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آسمانوں پر ہی گئے ہیں۔ اچھا گئے سہی مگر دو تین گھنٹہ مین ہی واپس آگئے وہاں حضرت عیسے کیطرح تو کوئی جائے سکونت نہ اختیار کر لی اور نہ ہی خداوند کریم نے ایک دو دن ٹھیرا رکھا بلکہ چند گھنٹوں کے بعد واپس زمین پر بھیجدیا۔ مگر حضرت عیسے علیہ السلام کے ساتھ خداوند تعالے کو غائت درجہ کی اُلفت ہے جن کو اتنے سو برس سے زندہ اپنے پاس اس واسطے بٹھا رکھا ہے کہ وہ آخری زمانہ مین میرے محبوب کی اُمت سے خیرامت کا خطاب چھین لین اور اپنی پیغمبری سے معزول ہون واہ صاحب کیسے عقل کی بات ہے۔ (بیوی صاحب خاموش حیران) مین نے کہا کہ دیکھو قرآن کریم فرماتا ہے۔ وما جعلناھم جسدا لا یاکلون الطعام مین نے کوئی ایسا جسم نہین بنایا۔ جو کھانا نہ کھاتا ہو۔ حضرت عیسی علیہ السلام اور اون کی والدہ جب تک زندہ تھی کھانا کھایا کرتے تھے۔ سو اب اگر آسمان پر حضرت عیسی علیہ السلام نے سکونت اختیار کی ہے۔ تو اون کے کھانے کا کیا بندوبست ہے کوئی باورچی مہتر وغیرہ بھی ساتھ ضرور ہی ہوگا۔ جو کہ اون کی زندگی کے لوازمات پورے کرتا ہو۔

(جواب) وہ کھانے پینے کے محتاج نہین اون کا جسم ایسا ہی ہے جیسا کہ فرشتون کا۔

(جواب الجواب) مین نے کہا بالکل ٹھیک یہ تو مین پہلے ہی مان چکی ہون کہ نیک لوگون کو بعد از موت لطیف جسم ملتا ہے۔ جو کہ فرشتون کے جسم کی طرح ہوتا ہے اور وہی جسم جنت مین جاتا ہے۔

(سوال) مین نے کہا بالفرض عیسی علیہ السلام فرشتون کے جسم مین آئین تو اب انہین کیسے دیکھین گے کیونکہ فرشتے سوائے پیغمبرون کے دکھائی نہین دیتے۔

(جواب) وہ دنیا مین آکر انسان بن جاوین گے اور اون کے ساتھ غیب سے یہ ندا آوے گی کہ یہ مسیح ہے۔ قبول کرلو ورنہ پچھتاؤ گے۔

(سوال) کاش کہ یہ منادی فرشتہ حضرت عیسی علیہ السلام کو پہلے ہی دیا جاتا تو وہ صلیب سے بچ رہتے ان کی قوم اون کی قدر عزت کرتی بعد ازان اگر حضرت عیسی علیہ السلام نے فرشتہ بن کر آنا ہے تو یہ سمجھو کہ آگیا اور انسانی جامہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا لے لیا۔

(جواب) پہلا اُنہی کی وہ مہدویت کا بھی دعوے کرتے ہین۔ مہدی کی مان کا نام آمنہ باپ کا نام عبد اللہ قوم سید عیسی کی مان کا نام مریم ہونا یہ کیسے بننے لگے۔

مینے کہا کہ جب تم ایک سیڑھی وفات مسیح والی چڑھ جاؤگی تو پھر تمہین اون کے دعاوی بتلاؤن گی۔ ابھی کچھ مختصر سا سمجھا دیتی ہون۔ اول یہ حدیث ہے۔ کہ لا مھدی الا عیسے۔ اور پھر دوسری اماماکم منکم یہ صاف ظاہر کر رہی ہین کہ وہ ایک ہی شخص ہے اور ہوگا بھی تم مین سے۔ سو جو آنیوالا شخص تھا وہ تو آگیا مگر آپ لوگون کی آنکھون پر پردے پڑے ہوئے ہین اگرچہ خداوند جل شانہ کسی کو گمراہ نہین کرتا۔ مگر جب انسان ایک فعل کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کے مقابل ایک خدا کا فعل ہو جاتا ہے۔ جب مکان کے تمام دروازے بند کر دئے جاوین تو خداوند کریم اپنی سورج کی روشنی کو اندر نہین آنے دیتے جو شخص کچھ مدت اپنے ہاتھ کو بیکار کھڑا رکھے وہ سوکھ جاتا ہے۔ ایسا ہی آپ لوگون کا حال ہو گیا ہے آپ نہین سمجھتے۔ کہ ان باتون مین استعارے ہوتے ہین۔ اگر کسی کو کہا جائے کہ وہ شیر ہے تو کیا اس کے پنجے منہ وغیرہ سب شیر کی مانند ہی ہو جائینگا نہین بلکہ اس مین ایک بہادری کی صفت پائی جاتی ہے۔ جس کیواسطے شیر کہا گیا اگر کسی پہلوان کو رستم کہا جاوے تو کیا وہ سچ مچ ہی رستم آگیا۔ جسکو سینکڑے برس مرے ہوئے گذر گئے بلکہ اس مین صرف ایک جوانمردی رستم والی پائی جاتی تھی۔ ایسا ہی ہمارے حضرت اقدس مین عیسے علیہ السلام والی صفتین پائی جاتی ہین۔ جیسا کہ مسیح علیہ السلام یہودیون کو راہ راست دکھانے آئے تھے ویسا ہی یہ مسیح موعود یہودی صفت مولویون کو راہ راست پر لانے آئے ہین نہ ہی یہودی اصلی یہودی ہین پس یہ مسیح بھی مثیل مسیح ہین اس واسطے ان نامون کو حقیقت پر محمول کرنا سراسر جہل اور نادانی ہے۔ جیسا کہ مسیح کا کام قتل الخنزیر اور کسر الصلیب لکھا گیا ہے سو اگر ظاہری معنے لئے جاؤ تو بتلاؤ کہ اگر حضرت مسیح نے دیوانہ وار پانچ دس صلیبین توڑدین تو کیا فائدہ ہوا۔ پادری لوگ اور بنالین گے اور اگر نازل ہوتے ہی سؤر مارنے شروع کر دئے تو انگریزون نے کھا لئے وہ بھی اون کو ہی نفع پہنچگیا یا چوہڑے چمار خوش ہوئے۔ جنکو عیسے علیہ السلام نے شکار مار دیا۔ ہمین اون کے آنے سے کیا فائدہ حاصل ہوا (بیوی لا جواب) مینے کہا کہ میری بات کانون کی کھڑکیان کھول کر سن کہ کسر الصلیب سے مراد عیسائی دین کا توڑنا تھا۔ جو کہ مسیح کیوقت زور پر ہوگا۔ اور قتل خنزیر سے بد آدمیون کو بزور قلم مارنا ہے۔ سنتے ہی بیوی کے اوسان خطا ہو گئے۔ مصنوعانہ سوال کیا۔ مرزا صاحب نبوت کا دعوی کرتے ہین۔

(جواب) مین نے کہا افسوس تم عقل سے کوسون دور ہو اگر کچھ خداداد لیاقت ہوتی تو ایسا سوال نہ کرتی مین تو پہلے تمہین کہہ چکی ہون کہ جب تم مسیح ناصری کو قبر مین سلالو گی تو پھر سب یہ باتین سمجھاؤن گی۔ مگر لو خاتم النبیین کی حقیقت بھی سمجھائے دیتی ہون۔ خاتم النبیین کے یہ معنے ہین کہ کوئی نبی یا مرسل ان کی مہر تصدیق یا کامل اتباع کے بغیر مبعوث نہین ہو سکتا اور یہ بھی خوب واضح رہے۔ کہ خاتم الانبیاء کے بعد کوئی نبی نئی شریعت لے کر نہین آسکتا۔ جیسا کہ گذشتہ زمانون مین پے درپے پیغمبر آتے رہے اور اگلے رسولون کی شریعتین تخفیف ترمیم ہوتی رہین۔ ہمارے سرور کائنات فخر موجودات گویا کہ رحمت اور انوار الٰہیہ اور برکات یزدانیہ کا ایک ناپیداکنار سمندر ہین جن کا منبع خود خداوند عالم ہے۔ اس سمندر سے وقتاً فوقتاً جب ظلمت تاریکی اور روحانی خشک سالی کا دور آتا ہے تو حسب مقتضائے وقت و ضلالت ندی اور نالے نکلتے رہے جو کہ باغ احمدؐ کو سرسبز و شاداب کرتے رہے اب اس وقت چونکہ ظلمت و بربریت جہالت و جاہلیت ضلالت کا عالمگیر شور اور شر اور فتنہ برپا ہو گیا تھا۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

اخبارات کی رائے اور انپر ریویو

نورافشان گورنمنٹ پر معترض ہے

عیسائیون کا اخبار نورافشان ۲۷ مارچ ۱۹۰۶ء کے پرچے مین رقمطراز ہے جاپانیون کی ترقی کا ایک سبب یہ ہے۔ کہ اس نے یوروپ اور امریکہ کی تعلیمی حالت کو دیکھ کر اپنے لوگون کی ضرورت کے پورا کرنے کا ہی خاطر خواہ انتظام کر دیا ہوا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ہم دونوں ملکون کی تعلیمی حالت کا مقابلہ کرین تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جاپان کی آبادی چار کروڑ ستر لاکھ کی ہے۔ جاپان کا رقبہ صوبہ مدراس کے برابر اور آبادی اضلاع متوسط کے لگ بھگ ہے۔ لیکن برٹش انڈیا کی آبادی ۲۳ کروڑ ۵۰ لاکھ ہے۔ جاپان اپنے لوگون کی تعلیم کے لئے پبلک فنڈ مین سے پچاس لاکھ پونڈ سے کچھ اوپر خرچ کرتا ہے۔ مگر برٹش انڈیا مین ۲۵ لاکھ پونڈ سے کچھ کم خرچ کئے جاتے ہین۔ اگر وہ رقم جو ہماری گورنمنٹ تعلیم کے لئے خرچ کرتی ہے۔ جاپانیون کے برابر کی جاوے تو گورنمنٹ کو موجودہ رقم سے اٹھارہ گنا یعنے دو کروڑ ستر لاکھ پونڈ خرچ کرنا پڑے گا۔ ہماری گورنمنٹ کا موجودہ تعلیمی خرچ جاپان کے اس خرچ سے بہی کم ہے جو جاپان مین تعلیم کے علاوہ محض عمارتون مین ہی خرچ کیا جاتا ہے۔ جاپان مین فی کس تعلیم پر ۳ آنہ ۱۰ پائی برٹش انڈیا مین ار ۲ پائی خرچ کئے جاتے ہین۔ بڑودہ ایک چھوٹی سی ریاست ہے۔ مگر اس مین فی کس ۸ رسالانہ خرچ ہوتے ہین۔ جرمنی ۸ روپیہ۔ فرانس مین ۵ روپیہ ۱۲ آنہ ۸ پائی انگلستان ۸ روپیہ سپین ۲ روپیہ۔ اٹلی ۱ روپیہ ۱۱ آنہ ۸ پائی فی کس تعلیم پر خرچ کرتی ہے۔ جاپان گورنمنٹ کا مقصد یہ ہے کہ تعلیم کے وسیلے کامل۔ مضبوط اور آزاد طبیعت انسان پیدا کرے مگر ہماری سرکار کی غرض یہ ہے کہ اس کو ایسے شخص مل سکین جن سے گورنمنٹ اس ملک کے انتظام مین مدد لے سکے۔

بدر۔ اگرچہ اپنی اس رائے کے اخیر مین نورافشان نے یہی لکھا ہے کہ ہمین صبر سے انتظار کرنا چاہیئے کیونکہ گورنمنٹ کی توجہ اب اس پر لگ گئی ہے اور وہ ہماری تعلیمی حالت کو سدہارنے اور اس کو جاپان وغیرہ دیگر ممالک کے پیمانے پر لانے کی کوشش مین مشغول ہے۔ تاہم جس پیرایہ مین غیر ممالک کے اخراجات تعلیم کا نقشہ کھینچا گیا ہے وہ اگرچہ پادری صاحبان کو اس لحاظ سے مفید پڑے کہ معترضانہ خیالات کے آریہ ہندو یہ سمجھ لین کہ عیسائی ہمارے ہم خیال ہین لیکن ایسی غلط فہمیون سے مناسب نہین کہ پادری صاحبان عیسائیت کی تائید تلاش کرین اور جس گورنمنٹ کا نمک کہا رہے ہین اسی کی مخالفت مین نادان لوگون کو جوش مین آنے کا موقع دین۔

کیا میونسپل اکونٹ کوڈ مین اصلاح کی ضرورت ہے

اخبار میونسپل گزٹ صدر لاہور ۲۶ مارچ ۱۹۰۶ء لکھتا ہے۔ کہ میونسپل کوڈ مین بہت سی باتون کی اصلاح کی ضرورت ہے اور ان دقتون کی رفعداد کیلئے ایک کانفرنس منعقد کرنی چاہیئے۔ جس مین ہر میونسپل کمیٹی کیطرف سے وائس پریزیڈنٹ سکرٹری اور سپرنٹنڈنٹ چنگی کو شامل کر کے رائے لی جائے بلکہ اصل نقائص تو اس طریق پر معلوم ہو سکتے ہین کہ ایک خاص تعداد تاجرون کی بہی بلائی جائے۔ جس سے اصل دقتین دریافت کر کر ان پر غور کیا جائے۔ صرف یہی طریق ایسا ہے"۔

بدر۔ اس مین شک نہین کہ ہر ایک قانون تجربہ کے بعد کچھ نہ کچھ اصلاح کا محتاج نظر آیا ہے۔ لیکن اس کے واسطے گورنمنٹ ہمیشہ خود اصلاحی پرچیان کتابون کے اندر لگاتی رہتی ہے۔ میونسپل اکونٹ کوڈ کو بنے ہوئے بمشکل تین سال گذرے ہون گے اور اسے بہت غور و خوض کے بعد منظور کیا گیا تہا۔ اب اتنی جلدی اس کے بدلنے کی تجویز کرنا مناسب نہ ہوگا۔ البتہ نئے ایڈیشن کے وقت کارکنان کمیٹیہائے و تجار کی رائے لینا بہتر ہوگا اور امید ہے۔ کہ گورنمنٹ ایسا ہی کریگی۔

حکومت انگریزی کی ضرورت

اخبار وکیل ہندؤن اور آریون کے اس ظالمانہ سلوک کی طرف اشارہ کر کے جو وہ مسلمانون پر دفاتر سرکاری اور اخبارات کے آرٹیکلون مین کر رہے ہے۔ لکھتا ہے ہمارے بلند پایہ ہمسایون کا یہی طرز عمل ہے جسے دیکھتے ہوئے نہائت زور سے اس امر کی تائید کرنی پڑتی ہے کہ ہندوستان مین انگریزی حکومت نہ صرف انگریزون کے لئے مفید ہے بلکہ خود ہندوستان جیسے ملک مین اسبات کی سخت ضرورت اور ازبس احتیاج ہے کہ انگریزون جیسی نصفت شعار۔ روشنضمیر اور اعلے تعلیمیافتہ قوم یہان کے ایوان حکومت پر قابض رہے۔

بدر۔ بہت درست رائے ہے۔

ذخیرہ معلومات

۱۔ اگر کوئی شخص بدون آرام لئے راتدن برابر چلتا رہے۔ تو اوس کو تمام دنیا کے گرد گھوم آنے کے لئے ۴۲۵ دن لگین گے

۲۔ زمین سے سات میل کی بلندی پر انسان کو تنفس لینا سخت دشوار ہے۔

۳۔ گلاب کا درخت سب سے پہلے ۱۳۱۶ء مین انگلستان مین لایا گیا۔ پہلے دمشق دار الملک شام سے کرد سٹیدس فرنگستان لے گیا۔

۴۔ قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ تمام دن کی جسمانی محنت اور تین گھنٹہ کی تعلیمی محنت سے جسم انسان کو بہت ضرر پہونچتا ہے۔

۵۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ پاگلون مین فی تین ہزار سولہ نفر عشق و محبت کی وجہ سے دیوانے ہوتے ہین۔

۶۔ انگلینڈ مین فی ہفتہ تخمیناً بیس ہزار سے زائد مریض ہسپتالون سے دوائی لیتے ہین۔

۷۔ شترمرغ کے ایک انڈے کا وزن تخمیناً چار پونڈ ہوتا ہے۔

۸۔ ریل مچھلی فی گھنٹہ ۱۰ سے ۱۲ میل جاتی ہے۔

۹۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ ڈاکخانہ مین داخل ہوئی چٹھیات سے فی دس لاکھ صرف بیس چٹھیان (ان ڈلیورڈ) یعنی بدون تقسیم کئے رہ جاتی ہین۔

۱۰۔ تمام دنیا مین صرف تین جگہ پر سبز برف دستیاب ہوتا ہے جزیرہ آئسلینڈ مین ماونٹ ہیکلا پر۔ دریائے اوبی کے منبع کے مقام پر اور امریکہ شمالی مین ایک جگہ ہے۔

ذہانت کا بد استعمال

ایک انگریزی مُصنف کا قول ہے کہ "جرائم پیشہ بالطبع ذہین ہوتے ہین - ہر چند وہ اپنی ذہانت کا بدترین استعمال کرتے ہین" ذہانت کا بدترین یا بہترین استعمال ایک علیحدہ بات ہے - مگر کسی صورت مین اس (دانائی) کی موجودگی سے انکار نہین ہو سکتا - بھلا مسٹر ہیرم میکسم نے اپنی ذہانت کا بہترین استعمال کیا ہے ؟ گو یہ دوسری بات ہے - کہ ہم اپنی (زعم کی) ڈکشنری مین جس کام کو چاہین - اچھا قرار دین جسے چاہین بُرا - مگر نگاہ تعمق سے دیکھا جاوے - تو میکسم گن موجد کا کام بھی قابل نفرین ہے - خیر! یہ جملہ معترضہ تھا - تو جرائم پیشہ کی تاریخ بھی اصحاب فطرت کے لئے ایک عجیب تاریخ کا منصب رکھتی ہے - اس تاریخ کا مطالعہ عقل بڑھاتا ہے اور اس سے ہمین معلوم ہوتا ہے - کہ اشرف المخلوقات انسان کی جنس ہین - کوئی ممبر سوسائٹی کے فوائد کے لئے ریل یا تار ایجاد کرتا ہے - تو اوس کے مقابلہ مین خود غرض انسان ذاتی فوائد کے خیال سے جرائم کی نوعیت مین ویسی ہی بلکہ اس سے بھی زیادہ حیرت خیز ایجادین کرتے ہین - ذیل کی مثالون سے ہم اپنے اس مضمون کی تصدیق واضح طور پر کرینگے - بعض مکار اپنی توجہ کا جولان گاہ ریل کے سفر کو مقرر کرتے ہین (جیسے حال میں روس میں ہوا) کچھ مدت گذری - ایک ٹرین جب براڈ سٹریٹ سے چاک فارم کو جا رہی تھی - ایک شخص شریفانہ لباس پہنے ہوئے (جو انکی علم وردی ہو گئی ہے) تیسرے درجے کے ایک کمرے مین (جس مین شہر کے کاروباری آدمی سوار تھے) داخل ہوا - ٹھیک جس وقت ٹرین سٹار ڈچ سے روانہ ہوئی - تو وہ نیچے کو جھک گیا - ایسا معلوم ہوتا تھا - کہ اس نے فرش کے تختے سے کوئی چیز اُٹھائی ہے - ایسی چیزین قسمت ہی سے ملتی ہین - اوس نے اپنے ہاتھ مین ایک پونڈ (سکہ) دکھا کر کہا - [illegible] ایک ہی لمحہ مین تمام مسافرون کے ہاتھ اپنی جیبون مین تھے - کہ کہین ہمارا پونڈ تو نہین گر گیا - دو آدمیون نے کہا کہ ہمارے پونڈ گم ہوئے ہین - مگر ایک بوڑھے آدمی نے تو قسم بھی کھالی کہ ٹھیک میرا پونڈ اس وقت گرا ہے جبکہ یہ آدمی گاڑی مین داخل ہوا تھا اوس بوڑھے نے اٹھانیوالے سے مطالبہ کیا - آخر طول طویل بحث کے بعد مسافرون کی کثرت رائے سے یہ فیصلہ ہوا کہ اس پونڈ کو نصفا نصف بوڑھا اور شریف آدمی تقسیم کر لین - اگر تم مجھے دس شلنگ دیدو تو مین پونڈ تمہارے حوالے کر سکتا ہون - جنٹلمین نے کہا -

بیچارے بوڑھے کے پاس دس شلنگ تو موجود نہین تھے - صرف دو شلنگ ۶ پنس (قریبا پونے دو روپے) اس کے پاس تھے - لیکن جنٹلمین نے ہنسی کے طور پر وہی نقدی لے کر پونڈ اوس کے حوالے کر دیا وہ جنٹلمین تو خدا معلوم کہان اُترا مگر ٹرین کے ڈلسٹن پہونچنے پر بوڑھے آدمی سودا کرنے والے یہ پونڈ خوشی خوشی ایک صراف کو دیا - کہ اس کی ریزگاریان دیدو لیکن صراف نے پونڈ کو ہاتھ مین لیتے ہی یہ کہکر پھینکدیا کہ اوہو یہ تو جعلی ہے - تم یہ خراب سکہ کہان سے لائے اس طرح وہ عیار پونے دو روپے مفت اوڑا لے گیا لیکن بڈھا واقعی اس سزا کا مستوجب تھا - کیونکہ کوئی پونڈ اوس کا ریل مین نہین گرا تھا اور اوس نے لالچ مین خواہ مخواہ اپنے آپ کو اس جعلی پونڈ کا مالک ظاہر کیا تھا - عوض معاوضہ گلہ ندارد - بلکہ ابھی خیر گذری - کہ آپ کو عدالتون مین گھسیٹا نہ پڑا -

پندرہ سال کا عرصہ ہوا کہ بلفاسٹ (آئرلینڈ) مین ایک دن صبح کے وقت ایک شخص اپنے کمرے مین مردہ پایا گیا - پولیس نے تحقیقات شروع کی - اور اثنائے تفتیش مین معلوم ہوا - کہ متوفی اپنی بیوی سے ناراض رہتا تھا - اس سے شبہ پیدا ہوا کہ اس کی بیوی نے اسے زہر دیکر مار ڈالا ہے - لاش امتحان کے لئے ڈاکٹرون کے سامنے لائی گئی - جنہون نے بڑے بحث مباحثہ کے بعد قرار دیا - کہ متوفی کا زہر سے مرنا اغلب ہے لیکن یقینی امر نہین اور نہ تحقیق ہو سکتا ہے کہ وہ کون سے زہر سے ہلاک ہوا - معاملہ چونکہ مشکوک تھا اسلئے ملزمہ کو شک کا فائدہ دیکر بری کیا گیا مگر اس کے فیصلہ کے دو دن بعد ہی ملزمہ غائب ہو گئی - ایک ماہ بعد وہ مکان ایک وکیل نے کرایہ پر لیا نئے کرایہ دار کو یہان پندرہ دن ہوئے تھے - کہ ایک دن اس کا کتا اسی کمرے مین مُردہ پایا گیا - اب شبہ پیدا ہوا کہ ضرور کتا بھی متوفی شخص کی طرح مسموم ہے - تحقیقات شروع ہوئی اور بڑی کوشش سے آخر کار یہ راز کھلا کہ اس مکان کے متصل ایک اور مکان مین چونہ کی بھٹی ہے - جہان سے زہریلے بخارات ایک سوراخ کی راہ سے اس کمرے مین آتے ہین - یہ بخارات اس وقت مین زیادہ مہلک ہو جاتے ہین - جب کمرے کا دروازہ ایک دو دن بند رکھا جاوے - آخر کار شہادتون اور واقعات سے فیصلہ ہو گیا - کہ متوفی آدمی کی بیوی اس راز سے واقف تھی اور اس نے دیدہ دانستہ اپنے شوہر کو اس کمرے مین سُلایا تھا جہان وہ صبح کو مردہ پا گیا -

قتل کے عجیب و غریب واقعات کا ذکر کرتے ہوئے اس واقعہ کا ذکر کرنا ضروری ہے - جو کہ چھ سال ہوئے - آئرلینڈ مین ظہور پذیر ہوا تھا - ایک دکاندار رات کے وقت اپنی دوکان مین سوتے ہوئے کسی سبب سے جاگ پڑا کیا دیکھتا ہے کہ دوکان میں رات کے وقت ایک سوراخ ہو رہا ہے اور ایک چور اوس کی راہ سے باہر نکلنا چاہتا تھا - کہ دکاندار نے جھٹ کر کے اس کے دونون پیر مضبوط تھام لئے - چور کے ہمراہی بھی باہر نقب کے پاس ہی کھڑے تھے - جانبین مین جدوجہد شروع ہوئی - چور کے ساتھی چاہتے تھے - کہ اسے کھینچکر باہر نکال لین اور دکاندار اپنی تاک مین تھا - کہ اسے سوراخ سے باہر نکلنے نہ دے اور ساتھ ہی چور چور کے آوازے اڑا رہا تھا - چورون نے اب وہان زیادہ ٹھیرنا مناسب نہ سمجھا بھاگ گئے اور دوکاندار نے بڑی آسانی سے چور کو اندر کھینچ لیا مگر اس کی حیرانی کی کوئی حد نہ تھی - جب دوکاندار نے دیکھا کہ چور کے ہمراہی بڑی بیدردی سے اپنے ساتھی کا سر کاٹ کرے گئے تاکہ یہ معلوم نہ ہو کہ یہ کس خاندان یا مرکز کا چشم و چراغ ہے اور دوکاندار صاحب مدتون تک عدالت مین مارے مارے پھرا کئے اور اپنی بریت ثابت کرتے رہتے -

بالکل ایسا ہی ایک سرد مہری و سفاکی کا ایک واقعہ فرجاڈ نامی ایک شخص کی نسبت سنا گیا ہے کسی بات پر وہ اپنی بہنوئی (حقیقی) سے ناراض ہو گیا اور دل مین انتقام کی ٹھیرائی - اس غرض سے اس نے دو بلڈاگ (کتے) پالنے شروع کئے اور انہین ایسا سدھایا کہ جب فرجاڈ ان کے سامنے سیٹی بجاتا تو وہ جھٹ اس شخص پر جو پاس کھڑا ہوتا حملہ کر دیتے ایک دفعہ ظالم نے انہین تین دن تک کمرہ مین بھوکا بند رکھا اور رات کو ایسے وقت نکالا جب اس کا بہنوئی سامنے گلی مین آ رہا تھا اندھیرے مین فرجاڈ نے کتون کو گلی مین چھوڑ کر سیٹی بجائی اور انہون نے بیچارے راہ رو کو چار منٹ مین چیر پھاڑ کر ہڈیان بورے رکھدین قابل اطمینان بات یہ ہے کہ سنگدل مجرم گرفتار ہو کر پھانسی کر دیا

اسلامی دُنیا

معاملات مقدونیہ اور جرمنی

وزیر اعظم جرمنی نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے مقدونیہ کی بابت بیان کیا کہ جرمنی کی یہ خواہش ہے کہ موجودہ انتظام حکومت بحال رہے اور طاقتوں کا اتفاق قایم رہے لیکن ناقابل عملدرآمد اور خطرناک تجاویز پر عمل کرنا محال ہے ایسی نادر تجویزیں جن سے سلطان کی حکومت معطل ہو جائے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ٹرکی کو اشتعالک اور ناراضی پیدا ہوگی اور مسلمان آبادی مخالفت پر آمادہ ہو جاوے گی - یہ اشارہ غالباً انگلستان کی مجوزہ سکیم کیطرف ہے۔

مسجد کا افتتاح

اخبار سول ملٹری گزٹ کے مطبع کے احاطہ میں ایک عجیب رسم ادا ہوئی یعنے اس اخبار کے پروپرائیٹروں نے مطبع مذکور کے مسلمان ملازموں کے نماز پڑھنے کے لئے ایک چھوٹی سی مسجد بنوائی ہے اس میں پہلی مرتبہ نماز ہوئی - ایڈیٹر و مینیجر کے اہل عملہ اور مطبع کے بہت سے نوکر موجود تھے - شیخ حکیم علی قریشی نے مسلمان عملہ کے لوگوں کیطرف سے تقریر کی اور مسٹر ای ڈبلیو میٹ مینیجر پریس کو اور سر جیمس ایل اوا کرسی - آئی - ای کی خدمت میں ایک ایک ایڈریس پیش کیا۔

ان دو نو جنٹلمینوں نے ایڈریسوں کا مختصر طور سے جواب دیا - اور سر جیمس واکر نے دروازہ مسجد کا پردہ اُٹھا کر کہا کہ یہ مسجد افتتاح ہوئی اس وقت تعریف کے نعرے بلند کئے گئے - مسٹر ناصر علی نے ایک نظم پڑہی - بعد ازاں یوروپین یہاں سے رخصت ہوئے

شور و شر

ایس - ابن علی مالک و ایڈیٹر اخبار نیر اعظم مراد آباد کو ایک مقدمہ لائبل میں ۳ ماہ قید و جرمانہ کی سزا ہوئی تھی - اپیل میں عدالت سشن نے صرف ۲۰۰ روپیہ جرمانہ کافی سمجھا اُمید ہے - کہ ہائیکورٹ سے شاید یہ بھی معاف ہو جائے۔

تناولی میں تمام لائیسنسداروں کے ہتھیار واپس لے لئے گئے ہیں - اس اندیشہ سے کہ کہیں شورش انگیز لوگ چرا کر نہ لے جاویں - اور بلوہ میں استعمال نہ کریں۔

زار کی حالت

روس میں شاہی خاندان کے تباہ کرنے کی کوشش ہمیشہ ہوتی رہتی ہے مگر تقدیر سے بچ جاتے ہیں - گذشتہ فروری میں ایک بڑی تدبیر زار اور زارینہ اور ولی عہد کی ہلاکت کیگئی تھی - جس وقت شہنشاہ بیگم اپنے بچے کو کمرے میں لیکر آئیں - بستہ پر ایک کاغذ پایا - جس میں موٹے حرفوں کی یہ عبارت پڑہی گئی۔

آج سے کل تک زار اور ولی عہد ہلاک کر دئے جاویں گے - زارینہ بچے کو لیکر دو میل تک بہاگی چلی گئیں تحقیقات سے معلوم ہوا - کہ ایوان شاہی کے ارد گرد سُرنگ لگا کر بارود بچہادی گئی - اور بجلی کا تار بہی لگا دیا گیا ہے - صرف دیا سلائی دکھانے کی دیر ہے ایک منٹ میں محل اڑ جاتا۔

چین میں ناراضی

چینیوں نے جو ایک جاپانی جہاز جس پر آلات حرب لدے ہوئے تہے گرفتار کر لیا تہا اس پر جاپان نے بڑا زور شور دکہایا اور جنگ کی دہمکی دے کر تاوان وصول کیا اور معافی منگوائی - اس بات سے چین کی رعایا اپنے فارن آفس پر بہت ناراض ہوئی ہے۔

کانٹن میں چینیوں کے متعدد جلسے ہوئے ہیں ایک جلسہ میں ۵۰ ہزار آدمی جمع ہوئے - بڑی پُرجوش تقریریں کیں اور گورنر جنرل یوان شکیائی کو جس نے جاپانیوں کا مطالبہ منظور کیا - ملامت کئے جانے کا ریزولیوشن پاس ہوا۔

جاپانیوں کے خلاف اس قدر جوش جلسہ میں ظاہر کیا گیا - کہ ہر ایک جاپانی چیز کو بائیکاٹ کرنے کی قسم کہائی گئی اور جلسہ میں جس قدر آدمی جاپانی ساخت کے کپڑے - ٹوپیاں یا رومال رکہتے تہے - سب نے اتار پھینکے - اور ایک جگہ ڈھیر لگا کر جلا دئے۔

اگر چینیوں میں قومی عزت کا احساس اس درجہ ہے - تو بہت جلد وہ جاپانیوں کے ہم سر ہو جاویں گے - مگر جاپانیوں سے دشمنی پیدا کرنا ابہی ان کے قبل از وقت ہے۔

حوادث زمانہ

ہولناک آتشزدگی

جنوبی شان سٹیٹ کے مقام یانگوی میں ۱۶ مارچ کو بڑی بہاری آگ لگی - رات کے پونے دو بجے سے آگ شروع ہو کر آناً فاناً آدہے شہر میں پہیل گئی - بڑی بڑی عمارتیں جن میں وہاں کے راجہ کا محل اور بدہ مذہب کی پانچ چہ خانقاہیں ایک شفاخانہ ۲۰۷ مکانات شامل تہے خاکستر ہو گئیں - ۸ لاکہ روپیہ کے نقصان کا اندازہ کیا گیا ہے - دو آدمی جل گئے - خیریت سے شہر اس وقت خالی تہا کیونکہ اکثر لوگ راجہ کی پیشوائی کو گئے ہوئے تہے - جو کلکتہ سے واپس آ رہا تہا۔

جہاز پر جانوں کا نقصان

کلکتہ پورٹ ٹرسٹ پر ۲۷ مارچ کو ایک افسوسناک حادثہ ہوا ہے - جس وقت جہاز جانے کو تہا - تو تکمیل سامان معائنہ کے لئے مسٹر میتھیو چیف انجینیر مع خالسی مستری کے بورڈ پر گئے - دو بجے کے قریب ایک سخت گرج کی آواز سنائی دی جس پر فوراً جہازی پولیس کی کشتیاں بغرض تفتیش حالات چہوڑ دی گئیں - معلوم ہوا کہ میتھیو اور خالسی مشین انجن کے جہپٹ میں آ کر راہی ملک عدم ہو گئے اور سب سے زیادہ افسوس یہ ہے - کہ اون کی لاش کا بہی نام و نشان نہیں ملا - محض چند گوشت کے لوتھڑے ملے اور بس - مسٹر میتھیو کی شادی بہی ابہی حال ہی میں ہوئی تہی۔

دیوبند کے سٹیشن کے قریب نارتھ ویسٹرن ریلوے نمبر ۸۲ ڈوٴن - مسافر ٹرین کا انجن اور ۲ گاڑیاں گذشتہ جمعرات کو پٹڑی سے اُتر گیا - لیکن جانوں کی خیریت رہی۔

انتخاب الاخبار

ہرات کے متصل ایک روسی جاسوس پکڑا گیا وہ مُلّا کے بھیس میں تھا۔ زار کوف نام کابل میں قید ہے۔

ہندوستان میں جو کرنسی نوٹ تمام آبادی میں مروّج ہیں ۴۴ کروڑ ۴۸ لاکھ ۷۰ ہزار کے ہیں۔

پنجاب یونیورسٹی کا امتحان بی ٹی ہتوار ایسٹر کی تعطیلوں میں لیں گے۔ اسی طرح قانونی امتحان بھی۔

پشاور کے تھانہ جھنگی کے موضع مرزا ڈھیر کو سرحدی لٹیروں نے خوب دل کھول کر لوٹا ہے۔ کئی مکان پھونکدئے قریب ۳۰ ہزار روپیہ لوٹ لیا۔ ایک ہندو کو قید کر کے بھی لیگئے ہیں۔

رلدو رام داروغہ آبکاری جالندھر کو بجرم رشوت ستانی پانچسال قید سخت ہوئی جرمانہ بھی ۵۰۰۔

لالہ فقیر چند جوہریان دہلی نے ۸ لاکھ کا دیوالہ نکالا۔ خود لالہ صاحب روپوش ہیں۔

اسکے متصل کے محلّہ اوپو میں سخت آتش زدگی سے قریب ۵۰ اکوٹھے جل گئے۔ نقصان ۴ لاکھ۔

لکھنؤ کے ۰۰ہ شیعوں نے کمشنر سے فریاد کی کہ محرم پر سنی لوگ چار یاری کے جھنڈے نہ نکالیں۔

ٹنٹسن کی جدید چینی ریلوے کے لئے ۲ کروڑ روپیہ کا قرض ضرورت سے زیادہ پیش کیا گیا ہے۔

ساحل کاسابلانکہ سے ۸۰۰۰ فرنچ فوج علاقہ مداکرہ سر کرنے کو بھیجی گئی۔ مورا کو میں ہے۔

شرقی بنگالہ و آسام کی پراونشل محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا آئندہ اجلاس ۱۸ و ۱۹ - اپریل کو میمن سنگھ میں ہوگا۔

کلکتہ پولیس نے ۲۵۰ اشخاص پر بہ ایام ہولی فحش گیت گانے اور راہ چلتوں پر کیچڑ پھینکنے کے لئے مقدمہ چلایا۔

ان اشخاص میں سے اکثر نے جرم سے اقبال کر لیا عدالت نے انپر ۸ - آنے تا تین روپیہ جرمانہ کیا۔

کلکتہ میں ہیضہ کا سخت زور ہے۔ پچھلے ہفتے اس بیماری سے ۲۰۴ فوتیاں ہوئیں۔ ضروری احتیاط لازم۔

روسی گورنمنٹ تمام سکولوں میں جاپانی زبان سکھانے کے لئے کمر بستہ ہے۔ ایک مستقل کمیٹی اس کام کے لئے قائم ہوئی ہے۔

روسی حکام منچوریا کی شمالی ریلوے کیطرف سے نئے نئے قوانین اور ریگولیشن شائع کر رہے ہیں جن سے حکومت چین کی تباہی ہے۔

دوسری طرف جاپان پوسٹل کنونشن کی تجویزیں کر رہا ہے روس و جاپان مل کر شاید منچوریا کو ہضم کر جاوینگے۔

ڈاک کا انتظام جاپان اپنے ہاتھوں میں رکھنا چاہتا ہے روس ریلوے کو تیار کرنا چاہتا ہے درمیان میں چین پس گیا۔

نٹال گورنمنٹ آئندہ اجلاس میں ایک اور خوفناک اور سخت قانون پاس کرنا چاہتی ہے۔ جس سے ہندیوں کا داخلہ بند ہوگا۔

اس قانون سے ہندیوں کی اچھی طرح جکڑ بندی کی جاویگی۔ کل ہندیوں کو قابو رکھا جاویگا۔ بعد اور مشکلات کچھ عرصہ بعد ہندیوں کا نٹال میں داخلہ ہی ناجائز تصور ہوگا۔ عرب کے تجار بھی کو بھی تنگ کرنے لگے۔

مانچسٹر کی مس ریلنڈز نے ۳۴۴۸۶۹۲ پونڈ سٹرلنگ برائے خیرات چھوڑا۔ ہند کے ہیڈ ٹیپٹ زنانہ ورک کے لئے ۵۰۰۰۔

تحصیلداران پنجاب کا سالانہ امتحان یونیورسٹی ہال لاہور میں ۲۷ - اپریل سے لیا جاویگا۔

مسٹر ایچ ٹی ٹولٹن صاحب سکرٹری پنجاب ٹکسٹ بک کمیٹی چنے گئے رائے صاحب مٹھا پر ریٹائر ہو گئے۔

لالہ راجپت رائے نے چار انگریزی اخبارات کو ہتک عزت کی نالش کا نوٹس دیا ورنہ معافی مانگیں۔

اس کی نالش ہائیکورٹ کلکتہ میں کی جاویگی۔ دو اخبار ہندوستان کے ہیں اور دو لندن کے اخبار ہیں۔

لاہور میں دی سنٹر لیمانیزیشن کمیشن ۱۱ - اپریل کو آویگی ۱۲ تا ۱۸ اپریل شہادتیں لیگی۔

تار کے ڈیفرڈ پیغامات لاہور آگرہ بمبئی کو ڈاک میں بھیجتے ہیں۔ کام کی بھرمار ہے۔

وادی زوب کے دستہ فوج پر سلیمان خیل نے حملہ کیا لیکن تین لٹیرے قتل ہوئے۔ تین رفلیں چھن گئیں۔

نوشہرہ درگائی کی ریلوے بجلئے تنگ کو فراخ پٹڑی پر بنائیں گے۔ اس کو چکدرہ تک توسیع کریں گے۔

رنگون کی خبر ٹونگو میں دخانی کارخانہ کا بائلر پھٹ گیا۔ پانچ آدمی ہلاک اور تین زخمی ہوئے۔

(بقیہ صفحہ ۴)

حالانکہ اس کے زندہ رہنے کا سوال ہی ابھی شک میں ہے۔ جسوقت یہ پیشگوئی کی قوم کے لوگوں نے سخت مخالفت کی اور باوجود مخالفت شدید کے یہ بات پوری ہوئی۔ اگر آپ اسکی تکذیب کرتے ہیں تو کیسے منہ سے کہ ..... برس پہلے پیشگوئی کی ہو اور بار بار ہر طرح کی مخالفت کے پھر پوری ہوگئی۔ صاحب۔ ہمنے مانا کہ پیشگوئی آپ کی نبوت کا نشان ہے کوئی اور۔ حضور۔ عبد الحی (مولوی نور الدین صاحب کے لڑکے کو پیش کر کے) یہ ہماری دعا سے پیدا ہوا ہے۔ ایک مخالف نے جب مولوی صاحب کا لڑکا مر گیا اعتراض کیا تو ہمنے دعا کی جو خدا نے سن لی اور بشارت دی کہ ایک لڑکا پیدا ہوگا جسکی پشت پر پھوڑے کا نشان ہوگا چنانچہ دیکھو یہ نشان۔ میڈم نے دریافت کیا کہ ہماری کتابوں میں تو لکھا ہے کہ مسیح دوبارہ آئیگا کیا وہی مسیح ہے اور پھر خدا مجسم ہوا ہے۔ مفتی صاحب نے اسے سمجھایا کہ خدا کا مجسم ہو کر آنا غلط ہے ہاں انبیاء کا وجود خدا نما ہوتا ہے اور آمد ثانی کا یہ سوال مسیح کیوقت اس کے سامنے پیش (فیصلہ) ہو چکا ہے۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ تم سے پہلے ایلیا کا آنا ضروری تھا تو اس نے بتایا کہ وہ یوحنا ہے جس سے ثابت ہوا کہ کسی کی آمد ثانی کا مطلب اسکی روح وقوت میں آنا ہے۔ صاحب۔ آپکے آنیکا مقصد کیا ہے۔ حضور۔ مخلوق کی اعتقادی و عملی غلطیوں کی اصلاح۔ اور ہم اور قوموں کا ذکر نہیں کرتے عیسائیوں ہی کو لو۔ مسیح بیشک ایک برگزیدہ انسان تھا مگر وہ اسے خدا کہتے ہیں۔ کیا لامحدود طاقتوں والے خدا کے پاس ایک ہی نمونہ تھا کہ وہ اس کی مثل نہ بنا سکا پھر ان لوگوں نے اپنی کتاب پر عمل چھوڑ دیا۔ محرمات کا کچھ لحاظ نہیں (صاحب نے اسے تسلیم کیا کہ بیشک) یہ لوگ جو مسیح کو خدا قرار دیتے ہیں اس ان کو کیا فائدہ پہنچتا ہے انسان آخر انسان ہے رسول اس لئے آتے ہیں کہ لوگ اس کی پیروی کریں اس کا نمونہ اختیار کریں۔ اب ایک خدا کے دنیا میں آنے سے دنیا کو کیا فائدہ کیونکہ انسان نے انسان ہی رہنا ہے وہ خدا نہیں ہو سکتا بس پیروی اور نمونہ کیلئے رسول آنا چاہیئے نہ کہ خدا اور پھر ایک ہی شخص کو الٰہی تجلیات کا مظہر جاننا تو اس کی ہتک کرنا ہے یہ تو ایسا ہے۔ جیسے کوئی کسی بادشاہ کی تعریف کرے کہ ایک ہی آدمی اس کی رعیت میں سے ہے ہمارا تو یہ عقیدہ ہے کہ ہندوستان میں بھی نبی آئے یورپ و امریکہ میں بھی۔ ہم خدا کے فیض کو عام قرار دیتے ہیں بنیاپن ہی گندہ ہو جاتا ہے جیسا وہ تمام ملکوں کا خدا ہے ایسا ہی تمام ملکوں میں اس کا فیض جاری ہے۔ وہ ہمیشہ اپنے بندے خلقت کی ہدایت کیلئے بھیجتا رہا اور بھیجتا رہیگا تم ...

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر یا انجمن سے خریدو

المسیح ... یہ کتاب ۱۴۰ صفحے مجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ... مسیح ... کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت ... سے ثابت کیا گیا ہے اور مخالف کتابوں ... درای کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے اور بطور ... سوا مسئلہ پر لطیف تقریر لکھی ہے جس میں سے سن ظہور المسیح بھی نکال دیا ہے - قیمت ۸/ مجلد سنہری ...

درثمین مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں ... سند کی ہیں - اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمیں شایع ہوں - وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی - قیمت مجلد ۸/ غیر مجلد ۶/

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی - سورۃ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں - نہایت لطیف کتاب ہے - اس کے نکات روپے کو بھی گراں نہیں - قیمت صرف ایک آنہ (۱/)

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں - متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے - قیمت ...غلامی اور عصمت انبیاء ۲/

طریقہ احمدیہ مصنفہ اکمل آف گولیکی - اس منظوم پنجابی رسالہ میں تمام احمدیہ عقاید و نماز و روزے کے مسائل کا بالدلائل ذکر ہے - صرف تین جلدیں باقی ہیں - قیمت صرف ۱/

البرہان الصریح فی تائید المسیح

ہیرا

میرے پاس اصلی ہیرا ہے جو میں نے پہاڑی علاقوں سے بڑی محنت کے ساتھ مہیا کیا ہے - یہاں بزرگان ملت نے اس ہیرے کو دیکھا اور خرید بھی ہے اپنے بھائیوں کو تا اطلاع نامی پانچ روپیہ فی تولہ کے حساب سے دونگا - اگر کوئی ثابت کر دے کہ یہ ہیرا نہیں - تو قیمت بھی واپس دیدونگا - راستی کے قدردان اسے خریدیں -

احمد نور - مہاجر کابلی از قادیان ضلع گورداسپور

مجموعہ فتاوی احمدیہ کی خاص رعایت

یہ وہی مفید عام فقہ احمدی کی کتاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زبان و قلم سے نکلی ہے جسکی فہرست ... اخبار الحکم ۲۶ر جنوری ۱۹۰۸ء و بدر مورخہ ۳۰ر جنوری ... میں شائع ہو چکی ہے ہر احمدی کے پاس ہونا چاہیئے قیمت ایک نسخہ کامل یعنے ہر سہ جلد عہ اور محصول ۳/ ہے لیکن مل کر چار نسخہ کامل خریدنے والوں کو محصول معاف ہے اور چھ نسخہ کامل کے خریداروں کو محصول بھی معاف اور تیسری جلد مجموعہ فتاوی احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت ملیگی -

مجموعہ فتاوی احمدیہ کے ملنے کا پتہ -

مولوی محمد فضل خان احمدی ڈاکخانہ و مقام چنگہ بنگیال تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی پنجاب

رسید زر

یکم اپریل ۱۹۰۸ء		۵ و ۶ اپریل ۱۹۰۸ء	
چوہدری اللہ دتا صاحب ۵۹۸	۶/	عبد العزیز صاحب ۱۲۳۳	عہ
۲ - اپریل ۱۹۰۸ء		فضل الہی صاحب ۲۲۴	۱/ للعہ
محمد ایوب خان صاحب ۱۵۶۱	صہ	محبوب عالم صاحب ۱۵۱۷	للعہ
منشی غلام محمد صاحب ۱۶۹۳	للعہ	میاں عبد اللہ صاحب ۱۵۲۲	عہ
۳ اپریل ۱۹۰۸ء		ملک غلام احمد صاحب ۱۹۷۶	للعہ
علی بخش صاحب ۱۱۹۰	ہے	چوہدری نبیل ... صاحب ۱۰۹۸	
نتھان محمد صاحب ۸۵۳	۶/		

بقایا دار حساب صاف کریں -

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کیوجہ سے پانچسال ہوئے - کہ میرا دماغ بہت ضعیف ہو گیا اور قدرتی حافظہ میں فرق آنے لگا تھا طبیعت میں تکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھ بہی شک ہو گیا تھا کہ میری بائیں طرف کے کل اعضاء کمزور ہوتے جاتے ہیں - انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطبا کے کئے گئے مگر بہت کم فائدہ مند ہوا یا عارضی فائدہ ہوا - آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا میں نے استعمال کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں ان گولیوں کے ... سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہو گئیں میرے تجربہ میں ان گولیوں سے زیادہ مقوی اور دوائی نہیں آئی میری تحریک پر بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسا کہ میں نے پایا میں حکیم منشی محمد دین صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے ایسی دوائی دی - راقم محبوب عالم ممبر بال کونسل حد بار ٹونک (راجپوتانہ) سابق ہیڈ کلرک اسسٹنٹ صاحب ریزیڈنٹ کمشنر سرحدی صوبہ پشاور - ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد

حبوب مقوی

کیسا تعلق دے رہا ہے - یہ گولیاں جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے نہایت ہی مفید اثر رکھتی ہیں اور اعضاے رئیسہ دل و دماغ اور معدہ کے حق میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جن لوگوں کے دل و دماغ مطالعہ کتب وغیرہ اسد متعلقہ خوض و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کیوجہ سے کمزور ہو گئے ہوں اور ہنوز اسکا کام کرنے پڑا کرتا جاتے ہوں - انشاء اللہ ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آیندہ کے لئے محنتوں کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہو جاویگی - یاد رہے - کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی باعث ہوتی ہے - قیمت فی سینکڑہ چار روپیہ بیس گولی عہ - علاوہ بریں اور کئی امراض جہانی و ظاہری کی نہایت مجربہ اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں ازاں جملہ سرمہ عجیب - دھند - جالا - پھل - خارش چشم - و درد آنکھوں سے پانی جاری رہنا اور رتوہ میں اور خفیف پھولا کیلئے بے نظیر ہے - فی تولہ عہ دوائی سوزاک کہنہ یعنی قرعہ فی بکس عار سفوف جریان دو ہفتہ کیلئے عہ سفوف مفرح ہاضم - دیرینہ فتور ہضم جسمیں ترش ڈکار آتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو - طبیعت بیکل اور جسمیں اور کاہل رہتی ہو - پیٹ پہلو اور منہ معدہ میں گاہ گاہ سوزش معلوم ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو - ان تمام شکایات کیلئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتا ہے - قیمت فی بکس عہ

پتہ - خوشخط بمعہ حالات مفصل و عمر و نام اور ڈاکخانہ درج ہوں محصول و جوابی ٹکٹ بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی - دروازہ دلیسنگھ - گوجرانوالہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے اہتمام سے چھپا -